ہو درود تجھ پہ بھی آمنہ
تیرے چاند پر بھی سلام ہو
تیری گود کتنی عظیم ہے
ملا تجھ کو ماہ تمام ہے

اللہ
رسول
محمد

الدرر الثامنه
فی
مناقبِ عبداللہ و آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

المعروف

بے مثل والدین کریمین

مصنف
علامہ غالب حسین اکبر

ہو درود تجھ پہ بھی آمنہ
تیرے چاند پر بھی سلام ہو
تیری گود کتنی عظیم ہے
ملا تجھ کو ماہ تمام ہے

الدرر الثامِنه

فی

مناقبِ عبداللہ و آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

المعروف

بے مثل والدین کریمین

مصنف: علامہ غالب حسین اکبر

نام کتاب ـــــــ بے مثل والدین کریمین رضی اللہ عنہما

نام مصنف ـــــــ علامہ غالب حسین اکبر

پروف ریڈنگ ـــــــ علامہ محمد اشرف نقشبندی، علامہ محمد حنیف نعیمی جلالپوری

نقد بار اول ـــــــ اوّل

تعداد ـــــــ 1100

قیمت ـــــــ 30 روپے

بار اول: مارچ 2007ء

اہتمام اشاعت: غلام مرتضٰی محمدی سیفی

ناشر

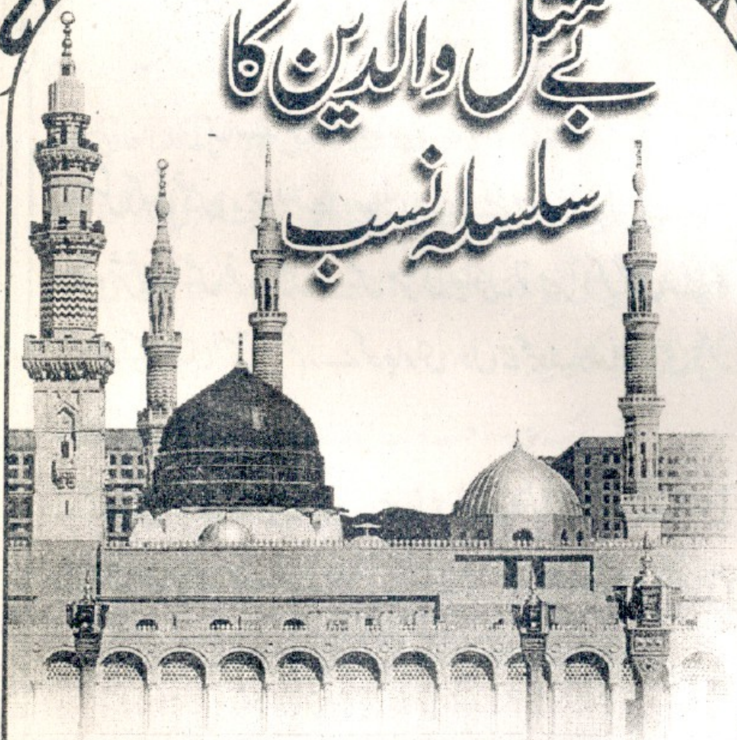
شعبہ نشرو اشاعت

ادارہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور

ملنے کا پتہ

- دار التبلیغ دربار عالیہ غوث یگانہ چھالے شریف کڑیانوالہ 588288
- جامع مسجد المہر یہ چاہ بڈھے والا گجرات 0333-8485367
- الحسن جیولرز صرافہ بازار جلالپور جٹاں 592033
- نشاط بک ڈپو چوک نواب صاحب گجرات
- دفتر نعیمیہ ویلفیئر سوسائٹی کشمیر کیمپ جلالپور جٹاں

بے مثل والدین کا سلسلہ نسب



والدِ ماجد

- حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب. بن ہاشم بن عبد مناف. بن قصی. بن کلاب

والدہ ماجدہ

- حضرت آمنہ بنت وہب. بن عبد مناف. بن زہرہ بن کلاب

انتساب

اس بے مثل والدہ ماجدہ کے نام جن کے بیٹے پاک ﷺ کا مِثل کوئی نہیں، جو بوقتِ وصال اپنے بیٹے امام الانبیاء سے مقام ابوآء شریف میں فرما گئیں۔ میں مر بھی جاؤں تو میرا ذکر نہیں مٹے گا کیونکہ ایک ایسی ہستی کو جنم دے کر جارہی ہوں جو محبوب خدا اور اعلیٰ ذکر والا ہوگا۔

سیدہ، طیبہ، طاہرہ، موحدہ، مومنہ ام المصطفیٰ ﷺ آمنہ رضی اللہ عنہا کے امن والے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کا امیدوار

احقر العباد غالب حسین اکبر عفی اللہ عنہ

فیضان نظر

پیر طریقت ، رہبر شریعت ، آفتاب اہل سنت حضور قبلہ عالم صاحبزادہ پیر سید انصار الحسن شاہ صاحب قادری سروری مدظلہ العالیٰ سجادہ نشین دربار عالیہ غوث یگانہ چھالے شریف جن کی محبت بھری نگاہ مخلوق خدا کیلئے نظر کیمیا بن گئی ۔ جن کے دروازے علماء فقراء، مساکین یتیمیٰ طلباء کیلئے ہر وقت کھلے ہیں۔

اللہ پاک پیر صاحب آف چھالے شریف کو سلامت رکھے ۔ آستانہ عالیہ چھالے شریف کو تا قیامت آباد و شاد رکھے ۔ پیاسے آتے رہیں فیض پاتے رہیں۔

سدا بہار رہوے اس باغِ کدی خزاں نہ آوے

نیاز مند

دربار عالیہ غوث یگانہ چھالے شریف

غالب حسین اکبر عفی اللہ عنہ

گجرات

حسب الارشاد

غازی ملت شہسوار خطابت قسیم محبت مصطفیٰ ﷺ

حضرت علامہ صاحبزادہ سید **محمد مختار شاہ** صاحب نعیمی اشرفی

خلیفہ مجاز کچھوچھہ شریف انڈیا، خطیب اعظم امریکہ

اہل گجرات جانتے ہیں کہ علامہ محمد مختار شاہ صاحب ایک تحریک کا نام ہے جن کی زندگی کا کوئی لمحہ شاید مسلک حق اہل سنت والجماعت کی ترجمانی کے بغیر گذرتا ہو۔ ان کی مسحور کن آواز، حیران کن اندازِ خطابت، لاجواب استدلال، بشری وجاہت لوگوں کے دلوں میں حقیقی عزت۔ یہ اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتیں ہیں وہ جسے چاہے عطا فرمادے۔

واللہ یوتی من فضلہ من یشاء۔

آج کل امریکہ میں مسلکِ حق کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ U.S.A کے T.V اور Internet Radio کے ذریعے لوگوں کے ایمان کو جلا بخش رہے ہیں۔

طالبِ دُعا

غالب حسین اکبر عفی اللہ عنہ

چاہ بڑھے والا گجرات

تقریظ

از شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام حیدر نقشبندی فاضل جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

شریعت مطہرہ میں ہر مسئلہ پر انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ شریعت کوئی عام سی بات نہیں یہ اللہ تعالیٰ خالق و مالک کائنات اور اس کے حبیب کریم تاجدار انبیاء مرسلین ﷺ کے فرمودات ہیں اور قرآن حکیم میں حکم ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْم ۔ (اور ایسی بات مت کہہ جس کا تجھے علم نہیں)۔

پھر عقائد کے متعلقہ مسائل تو اور زیادہ نازک اور محل احتیاط ہیں کیونکہ ان کا تعلق دین وایمان کے ساتھ ہوتا ہے تھوڑی سی لغزش کوتاہ بینی۔ یعنی کفر و بے دینی اور بدعقیدگی کا باعث بن سکتی ہے۔ ایسے نازک ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ حضور سید عالمین ﷺ کے والدین کریمین کا ہے اس میں بعض لوگ لغزش کرتے ۔کوتاہ نظری کی بناء پر مغالطہ کھا کر راہ راست سے دور ہو گئے اور کچھ اپنے خبث باطنی اور حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بغض و کدورت رکھنے کی وجہ سے زبان دراز بے ادب اور گستاخ قرار پائے ہوتے۔ بدعقیدگی میں مبتلا ہو گئے جیسے اس زمانہ کے بدمذاہب و بدعقیدہ لوگ۔

اور کچھ لوگوں نے اس پر فیصلہ کن بات نہ کی بلکہ سکوت کر لیا اور یہ سمجھے کہ اس بارے کسی خاص طرح کا عقیدہ مقرر کرنے ضرورت نہیں۔ راقم الحروف ان کو بھی ان کے موقف میں بجا یہ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ جن مسائل پر شریعت مطہرہ میں

نصوص موجود ہیں ان کے متعلق عقیدہ رکھنا تو از حد ضروری ہے ورنہ شریعت میں ان ان نصوص کے وارد کیے جانے کا کیا مطلب ہوسکتا ہے جبکہ نصوص بھی متشابہات میں سے نہ ہوں۔ ہاں بعض نصوص میں بظاہر تعارض معلوم ہوسکتا ہے جو کہ حقیقی تعارض نہیں ہوتا۔ ان کے محمل تلاش کر کے ان میں بعض کو چھوڑ و اور بعض کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ یا ان میں تطبیق دی جاسکتی ہے۔ اگر یہ ایسی صورت حال میں سکوت اختیار کر لیا جائے تو شریعت کا ایک حصہ معطل اور لغو ہو جائے گا۔ حالانکہ شریعت نظر و فکر اور عمل کیلئے نازل ہوئی ہے۔ اور حضور پر نور ﷺ کے والدین کریمین کے ایماندار اور موحد ہونے پر بہت سے دلائل موجود ہیں اور جو بظاہر ان دلائل کے معارض معلوم ہوتے ہیں ان کی توجیہات، تاویلات بالکل ممکن ہیں اور وہ توجیہات و تاویلات کوئی پیچیدہ اور دشوار بھی نہیں کہ عام فہم نہ ہوں پھر کیونکر اس مسئلہ پر سکوت روا ہوسکتا ہے۔

ہاں بعض مسائل ایسے ہیں کہ قرون اولیٰ میں حق تعالیٰ کی حکمت کی بناء پر ان کی تحقیقات اور ان سے استنباط کی طرف توجہ نہیں فرمائی گئی پھر بعد میں آنے والے حضرات نے باقاعدہ ان میں بحث و تمحیص اور تحقیق شروع کی اور والدین مصطفیٰ ﷺ کے مومن ہونے کا مسئلہ بھی اسی قبیل سے ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے۔ قرون اولیٰ میں اکے ایمان کے خلاف قول کرنے والا یا تو تھا ہی نہیں اور اگر کوئی تھا تو وہ منظر عام پر نہ تھا پھر جب ایسا عقیدہ و خیال رکھنے والے لوگوں کے نظریات منظر عام پر آئے تو اس مسئلہ کی تحقیق پر بھی انہوں نے حسب استطاعت قلم اٹھائے اور زبانی وعظ بھی فرمائے اور دلائل و براہین جو کہ ابتداء سے ہی شریعت میں

موجود تھے ان کی وضاحت اور تفصیل کی اور اس مسئلہ پر خوب تحقیق کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدہ مومن مسلمان توحید پر قائم رہنے والے نجات پانے والے ہیں۔

اس مسئلہ پر کئی بزرگوں نے تصانیف مرتب کی ہیں خصوصی طور پر جلال الملۃ والدین جناب امام جلالہ الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ پر کئی رسائل تصنیف کیے لیکن یہ رسائل وغیرہ عربی زبان میں ہیں اور عموماً یہاں ملک پاکستان میں ہر آدمی کو دستیاب ہونا بھی مشکل ہے اندریں حالات اشد ضرورت ہے کہ اس اہم مسئلہ کو خوب روشن وواضح کیا جائے تا کہ کوئی سادہ اور انجام مسلمان کسی شیطانی فکر میں مبتلا ہوکر گمراہ نہ ہوجائے۔ اردو زبان میں اس مسئلہ پر کوئی خاص تفصیلی تصنیف فقیر کے علم میں نہیں آئی اسی ضرورت واہمیت کے پیش نظر مفکر اہل سنت محقق حنفیت پاسبان ناموس شریعت واعظ شریں بیان مقرر نکتہ دان خطیب پاکستان الحافظ القاری العلامہ جناب مولانا غالب حسین اکبر سلمہ اللہ الکبیر الاکبر نے اس زیر نظر رسالہ کا مسودہ تیار کر کے فقیر کو حکم فرمایا کہ وہ اس پر نظر ثانی کر کے اس مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرے۔

فقیر نے اس رسالہ کو حرفاً بحرفاً پڑھا ہے اور اس میں خوب غور وفکر کیا ہے موصوف مدظلہ العالیٰ نے بتوفیق الٰہی تعالیٰ حسب استطاعت اس مسئلہ کی تحقیق اور اس پر دلائل پیش کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھی اور اس مسئلہ کے خلاف خیالات رکھنے والے اوہام فاسدہ کے بہت تسلی بخش جوابات دیئے ہیں۔ فقیر سمجھتا ہے کہ جس طرح موصوف نے اس مسئلہ کو واضح اور ثابت کیا ہے یہ عام طور پر اس مسئلہ پر

کی گئی تصانیف سے ہٹ کر ایک خاص انداز ہے

جو کہ راقم الحروف فقیر کو بہت پسند آیا ہے اس سے زیادہ اس رسالہ میں تعارف کرانے کی فقیر ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ رسالہ پڑھنے والے قارئین کرام خود ہی فیصلہ کرلیں گے کہ یہ اپنی نوعیت کی خاص تصنیف ہے۔

راقم کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اشاعت دین اور خدمت دین کی بہت زیادہ توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کو ثبات واستقامت عطا فرمائے اور بمع آل اولاد کے اپنی امان وسلامتی عطا فرمائے اور خلوص اور خشوع وخضوع اور تقوی کی دولت سے ہمیشہ مال مال رکھے۔ آمین

اللھم بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

تقریظ

ازمولانا محمد اشرف نقشبندی خطیب اعظم گجرات

یوں تو قدرت ہر دور میں ملتِ حق کی بقاوفروغ کیلئے ناسا عد حالات اور ناخوشگوار ماحول کے باوجود کفر ونفاق کے اندھیروں میں ایسے چراغ روشن کرتی رہی ہے جنہوں نے کبھی ظلمات کو نور پر غالب نہیں ہونے دیا۔ لیکن میرے مکرم اور عزیز دوست عالی جناب حضرت علامہ قاری غالب حسین اکبر صاحب جن کی ہر دلعزیز شخصیت سے ضلع گجرات کی اکثریت میں سے شاید ہی کوئی محب رسول ﷺ ہو جسے شرفِ تعارف حاصل نہ ہو۔ آپ بہترین حافظ، مستند قاری ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین خوش آواز خطیب اور مایہ ناز معلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محبت والدین حضور ﷺ کی بے مثل دولت سے نوازا ہے۔ یہ اس کریم کا خاص کرم ہے میں نے آپ کی کتاب ''بے مثل والدین'' کا مطالعہ کیا اور اس کو بے مثل پایا۔ بے مثل ادیب اور خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ بے مثل مصنف ثابت ہوئے کیونکہ آپنے اپنی اس تصنیف میں بڑا عالمانہ انداز اختیار فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ علامہ صاحب کو اس تحریر پر جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی اس تصنیف کو غالب فرمائے۔ آمین بجاہِ رسولہِ الکریم

دعا گو: محمد اشرف نقشبندی

مہتمم اعلیٰ جامعہ گلزار حبیب صدیقیہ نقشبندیہ گجرات

قاری غالب کے حصے کی منفرد سعادت

ہمدم دیرینہ فاضل محترم علامہ قاری غالب حسین اکبر حفظ اللہ اہل سنت کے احباب کے خصوصی شکریہ اور ہدیہ تبرک کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے عشق ومحبت رسول ﷺ میں ہم سب کے آقا ومولا ختمی المرتبت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان اوران کی حیات مبارکہ پر دقیع کتاب لکھ کر ہدیہ قارئین کی ہے کسی بھی انسان کی نوک زبان اور نوک قلم پر جو بات آتی ہے وہ اس کی فطرت، قلبی کیفیت محبت، ارادت ذوق، عقیدہ اور فکر کی غماز ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی ہر طرح کی توانائیاں اپنے مقاصد کو پانے اوران کے نتائج کے سمیٹنے میں صرف ہوتی ہیں۔ قاری غالب حسین اکبر کی کتاب ''بے مثل والدین'' مذکورۃ الصدر باتوں کی عملی اور صوری دلیل ہے۔ اہل سنت کا محکم عقیدہ ہے کہ محسن انسانیت ﷺ کے والدین موحد دمومن تھے۔ کائنات کا سب سے بڑا شرف ابوت وامومت انہی دونفوس قدسیہ کو حاصل ہوا کہ وہ محبوب خدا محمد ﷺ کے ماں باپ تھے اللہ تعالیٰ نے جیسے اپنے محبوب کو بے مثل اور بے مثال بنایا اسی طرح آپ ﷺ کے والدین کریمین کو بے مثل اور بے مثال بنایا۔

زیرنظر کتاب اس عقیدت اور ارادت کا حصہ ہے جس سے صدیوں سے اہل سنت کے سینے شادو آباد ہیں۔ آپ ﷺ کے آباؤ اجداد پھر نسل پاک سے اٹوٹ محبت اہل سنت کے عقائد کا لاینفک حصہ ہے۔ فاضل مصنف گزشتہ کئی سالوں سے اپنی جامع مسجد مہریہ چاہ بڈھے والا گجرات میں عرس اُم مصطفی ﷺ بڑے تزک واحتشام سے مناتے ہیں۔ اس عرس کی وجہ پوچھی تو گویا ہوئے ساری دنیا اپنے بزرگوں اور مشائخ کے اعراس مناتے ہیں۔ جس ماہ نے رحمۃ اللعالمین ﷺ کو جنم دیا وہ زیادہ اس لائق ہیں کہ ان کا دن بھی منایا جائے، مخدومہ کائنات سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی شان بیان کی جائے۔ ساری صفتوں کے مالک سارے جہانوں کے مختار محمد عربی ﷺ کی والدہ کی تعریف وتوصیف میں زبانیں تر ہوں۔ بڑے بڑے علماء مخدومہ کائنات ؓ کی شان بیان کرتے ہیں اس پہلو سے بھی محبت رسول ﷺ کے اظہار کی صورت بنتی ہے۔ اپنی ماں اور اپنے باپ کی ستائش،

شان اور پاکیزگی سن کر گنبد خضریٰ کے مکین یقیناً خوش ہوتے ہیں گزشتہ ڈیڑھ ہزاری میں نبی کریم ﷺ کے والدین کے ایمان اوران کے حیات و آثار پر جن جن اہل علم نے قلم اٹھایا تاریخ گواہ ہے کریم آقا ﷺ نے انہیں اپنے دیدار سے شرف فرمایا۔

قاری غالب حسین اکبر جس عرس کے بانی و منتظم ہیں وہ عوام سے زیادہ خواص کا اجتماع ہوتا ہے پورے ضلع گجرات سے عموماً اور گجرات شہر کی تمام مساجد کے آئمہ، خطباء اور علماء مہمان خطیب سے اُم المصطفیٰ ﷺ کی شان سن رہے ہوتے ہیں یہ اپنے انداز کا یقیناً منفرد عرس اور جلسہ ہوتا ہے جس میں عقیدے کی اصلاح کے ساتھ ساتھ متعلقین رسول ﷺ کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے اب یہ کتاب کا تحفہ بارگاہ رسالت ﷺ میں بصد عقیدت وارادت پہنچے گا تو اس امر سے مصطفیٰ کریم ﷺ کی مزید اور راحت ملے گی۔ اور امید ہے آپ ﷺ مودب اور محبّ مصنف کو اپنے رخ زیبا کی زیارت سے بہرہ مند فرمائیں گے۔ کیونکہ کریم آقا ﷺ نے اپنے والدین کریمین کے ایمان اور حیات طیبہ پر قلم اٹھانے والوں کو ہمیشہ دیدار سے مشرف فرمایا ہے۔

کتاب ''بے مثل والدین کریمین'' صرف عقیدت کی رو میں نہیں لکھی گئی بلکہ فاضل مصنف نے اسے دلائل و براہین سے آراستہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کتاب کو مصنف اور تمام قارئین کی مغفرت اور بخشش اور قیامت کے روز نبی کریم ﷺ کی مجالس کی قربت کا ذریعہ فرمائے۔

اب چند سطور قاری غالب حسین اکبر کے ذاتی حوالے سے

محترم قاری صاحب ان چند خوش نصیب علماء میں سے ہیں جن کو کلام الٰہی کے حفظ کی سعادت حاصل ہے مزید سعادت یہ ہے کہ قرآن یاد ہے اور اسے ہر سال نماز تراویح میں سناتے ہیں اور ایک دفعہ ہر سال شوال سے دس محرم الحرام تک قرآن کو اپنی مسجد میں نماز فجر کی قرأت میں مکمل کرتے ہیں۔ تجوید و ترتیل کی خوبی اس کے سوا ہے۔ مذہبی غیرت اور دینی لگن ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے مذہبی حلقوں کے روح رواں ہیں اسم با مسمیٰ ہیں یعنی سب پر اپنی بیباک گفتگو کی وجہ سے غالب رہتے ہیں۔ علماء و

مشائخ حفاظ وقراء اور مذہبی شخصیات کے بارے میں جتنا علم اور مواد ان کے پاس ہے شاید ہی کسی اور کے پاس ہو۔ میں دنیادار گھرانے سے اٹھ کر صرف اور صرف ایک ہی مدرسے جامعہ نعیمیہ لاہور سے پڑھ کر آیا تو مجھے مذہبی ماحول کی اصلاً واقفیت نہ ہو سکی مجھے اس شعبہ سے مانوس کرنے والے، نشیب و فراز سے متعارف کرانے والے اور قیمتی مشوروں سے راہیں سمجھانے والے یہی قاری صاحب ہیں۔

مذہبی شعبہ میں بندہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابیاں عطا فرمائی ہیں میرے تعارف پیش قدمی اور کامیابی کے تسلسل میں ان کا حصہ شامل ہے ان کی مشاورتی سرپرستی اب بھی حاصل ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ رہے گی ہم نے قاری صاحب کے مشوروں پر عمل کر کے حیران کن نتائج حاصل کیے ہیں۔ بلا مبالغہ آج کے عجیب دور میں انتہائی باوفا ساتھیوں میں سے ہیں۔ بقول ہمارے دوست علامہ سید منور حسین بخاری خطیب اعظم بلیک برن برطانیہ قاری غالب میں نفاق کا شبہ بھی نہیں وہ جس کی قدر کرتا ہے دل سے کرتا ہے۔ ہمارے مشترکہ دوست علامہ سید مختار شاہ کے بقول قاری غالب اتنا زبردست آدمی ہے کہ اس بندے کو اپنی قدر و منزلت کا پتہ نہیں اور میرے خیال میں جتنی صلاحیتوں کے مالک ہیں اتنے نکھر کے سامنے نہیں آئے جتنے وہ مذہبی اور دینی قد کاٹھ کے مالک ہیں۔ لوہا نہیں منوا سکے شاید کوئی مجبوریاں آڑے آ گئی ہوں۔

ہم دعا گو ہیں کہ وہ جس صلاحیت اور حیثیت کے مالک ہیں اللہ تعالیٰ (انہیں وہ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

محمد حنیف جلالپوری نعیمی

صدر نعیمیہ ٹرسٹ جلالپور جٹاں

ام المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منقبت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

چنگیاں نصیباں وای مائی آمنہ رض
جھولی وچ لعل بیٹھی پائی آمنہ رض

اَج تیرے ویہڑے حوراں کھڑیاں
ب دیاں رحمتاں نے لایاں جھڑیاں
دیندی اے مبارکاں خدائی آمنہ رض

اَج مہمان آئے بڑی دور دے
رب نے لگائے سوہنے جھنڈے نور دے
حاجرہ رض تے آسیہ بھی آئی آمنہ رض

ڈھا جا حلیمہ رض چہرہ نوری آپ صلی اللہ علیہ وسلم دا
حسن حقیقی پایا ٹھاٹھاں ماردا
پایا رب سرمہ سلائی آمنہ رض

رب نے منایا ہے میلا دوکھرا
گھر گھر ہویا ہے آباد دوکھرا
مولا سائیں ونڈی ہے مٹھائی آمنہ رض

لوگ قصے چھیڑ دے جبل طور دے
اَساں قصے چھیڑ دے جبل نور دے
نہیں تیرے جائے جیا مائی آمنہ رض

عظمیٰ

حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا، والدہ ماجدہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت آمنہ بنت وھب زہری ، شان تساں دی کیوں بیان ہوے
تیرے پاک فرزندؐ دا ناں لے کے، ساڈے جیہاں دی پاک زبان ہووے

حسب نسب تے مرتبے وچ افضل ، مَنے جاوندے کل قریش وچوں
عقد بعد عبداللہ نہ ہور کیتا، ایس گل دے وَل دھیان ہووے

کوئی ہور اولاد نہ آمنہ دی ، اِکو واحد اولاد حضورؐ میرے
ہور منگ کے کِیہ اولاد کرنی ، فضل جدھے تے ایڈا رحمان ہووے

دتا داغ عبداللہ جدائی والا، لکھیا مرثیہ آمنہ آپ دا سی
لفظ ، لفظ وچ درد تے غم ڈُبا، ناں لکھی تقدیر مٹان ہووے

نور العین حضورؐ نے آمنہ دے ، ثانی ہور نہ کوئی جہان اُتے
تیرا آمنہ او غلام ادنیٰ ، جیہڑا باضمیر اِنسان ہووے

لے کے گئے زیارت دے واسطے جو، قبر باپ دے اُتے حضورؐنوں سی
صدقے آمنہ تیری وفا اُتوں ، تیرے پیار توں جان قربان ہووے

نور و نور، فرزند مقبول تیرے ، نسبت خاک دے نال، نہ کول کوئی
اوس ماں نے فخر جہاں کردا ، لعل جنہاں دا ایڈا ذیشان ہووے

سرورؐ انبیاء نوں تُساں جنم دتا، آتشکدہ ایران دا سرد ہویا
ڈگے کنگرے کسریٰ دے محل اُتوں ، حق سچ دی اِنج پچھان ہووے

تیرے خون دے وچن وفا ایسی ، جدھی جگ تے ملے مثال ناہیں
ہاری ساری نوں نہیں توفیق ملدی ، نسل وار کے دین پچان ہووے

مولا حسنؑ حسینؑ تے فاطمہؑ بھی ، مولا علیؑ غضنفر ہے شیر حق دا
اہل بیت بی بی تیرے لاڈلے دے صدقے جنہاں دے مشکل آسان ہووے

ممتاز ماہر تعلیم سید غضنفر علی شاہ آف مدینہ سیداں

منقبت

حق تعالیٰ دی خدائی آمنہؓ
آپ دے حصے چہ آئی آمنہؓ

مصطفیٰ جئے لال دی امی بنی
ناز کردی پئی اے مائی آمنہؓ

حشر دیوچہ انبیاء وی دین گے
تیرے بیٹے دی دہائی آمنہؓ

ہور پائی اے، کسے نہ پائے گا
جوتساں قسمت ہے پائی آمنہؓ

جان توں پیارا ہے تیرا لاڈلا
ہے ایہہ ساڈی کل کمائی آمنہؓ

تیرا چن جد چمکیا دنیا دیوچہ
ہوگئی اے روشنائی آمنہؓ

شکر ہے زاہد خدادا جس نے
منقبت تیری لکھائی آمنہؓ

زاہد نیازی فیصل آباد

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب
کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا

لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر تیرے آگاہِ راز کا

غش آ گیا کلیم سے مشتاق رسید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

ہر شے سے ہے عیاں مرے صانع کی صنعتیں
عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا

افلاک وارض سب تیرے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بے کسی میں دل کو میرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمت بے کسی نواز کا

مانند شمع تیری طرف لو لگی رہے

دے لطف میری جان کو ساز و گداز کا

تو بے حساب بخش کہ ہے بے شمار جرم

دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندے پہ تیرے نفس لعین ہو گیا محیط

اللہ کو علاج میری حرص و آز کا

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے اے حسن

بندہ بھی ہوں کیسے بڑے کارساز کا

حضرت مولانا حسن رضا حسن خان حسن رحمۃ اللہ علیہ

نعت حبیب خدا ﷺ

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا
لے خبر جلد کے غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولا میرے آقا تیرے قربان گیا
آہ وہ آنکھ کے ناکامِ تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو تیرے در سے پرارمان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
انہیں جمانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کے بھی احسان گیا
آج لے ان کی پنا آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانے گے قیامت میں اگر مان گیا
اُف رے فکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

(حامی سنت قاصی بدعت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت
الشاہ حافظ و قاری و مفتی مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

ابتداء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب یسر و لا تعسر و تمم بالخیر و بِکَ نستعین

جو بھی انسان اپنی حقیقت سے آگاہ ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ رب تعالیٰ راضی ہو جائے۔ نماز، زکوٰۃ، خیرات، حج، عمرہ اور دیگر امور صالحہ کے ذریعے خداوند قدوس کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے جب ہم قرآن پاک کے اندازِ تبلیغ دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایمان کے بغیر کوئی عمل بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول نہیں۔ ایمان تاجدار ختم نبوت کی محبت کا نام ہے ورنہ منافق بھی نماز، روزہ ادا کرتے تھے انہیں قرآن پاک میں جھوٹا کہا گیا کیونکہ ان کے دل حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی تھے آج معاملہ کچھ یوں ہی ہے کچھ لوگ نماز، روزہ، حج، جہاد کا بڑا پرچار کرتے ہیں مگر جب محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آئے تو ان کے چہرے پہ بل پڑ جاتے ہیں۔ مختلف طریقوں کے ذریعے وہ لوگوں کے دلوں سے عظمتِ مصطفیٰ نکال رہے ہیں۔ ہم اہلسنت والجماعت ہر وہ کام کرتے ہیں جس کی شریعت مطہرہ میں اجازت بھی ہو اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا سبب بنے۔ آج اسی مسلک کی ترجمانی کرتے ہوئے اور ایمان افروز موضوع پر کچھ معروضات لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ مجھے اپنے کم علمی کا پورا پورا احساس ہے مگر نگاہ رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اس موضوع کو اچھی طرح نبھانے کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ میری زندگی کا مقصد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو عام کرنا ہے۔

آپ کے والدین کے ایمان پر عقیدہ مسلم تھا مگر دسویں صدی کے اختتام

پر ملا علی قاریؒ نے ایک غلط فہمی کی بناء پر کتاب لکھی جو چودہ صدیوں میں واحد عربی کتاب تھی جس کا تعلق اس کے برعکس تھا مگر عمر کے آخری حصہ میں اس برے عقیدے سے رجوع کرلیا اور بھی متعدد۔ محدثین، اور فقہاء اعلام نے سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کی عظمت پہ کتب تصنیف کی مثلاً

حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی نے

۱)۔ **التعظیم وَالْمِنۃ فی ان ابوَی رسول اللہ فی الجنۃ**

بہت ہی اعلیٰ انداز میں تصنیف فرمائی اور اس کے علاوہ بھی پانچ کتب تصنیف فرمائیں جس کے نتیجہ میں حالت بیداری میں انہیں حضور اکرم ﷺ کا کئی دفعہ دیدار مبارک ہوا۔

نام کتب از علامہ سیوطی

۱)۔الدرج المنیفہ فی الا بآءِ الشریفۃ

۲)۔السبل الجلیۃ فیہ الآ بآ العلمیہ او سبل النجاۃ۔

۳)۔مسالک الحنفآء فی والدی المصطفیٰ۔

۴)۔المقاصد السندسیۃ فی الا بآء الشریفۃ المصطفویۃ۔

۵)۔نشر العلمین فی احیآء الابوین الشریفین۔

ان کے علاوہ علامہ ابن خطیبؒ نے انباء الاصطفانی حق آبآء المصطفیٰ تصنیف فرمائی۔

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکیؒ نے بھی بے مثال کتاب اس مقدس موضوع

پر تصنیف کی۔ الاقوال منقولہ عن الایمہ فی ابو یہ وغیرھما من آبائہ۔

۳)۔ مرشد الھدی فی نجاۃ ابوی النبی المصطفیٰ: قاضی حلب شیخ ابراہیم بن مصطفیٰ

قرۃ العین فی ایمان ابوین: شیخ حسین بن احمد حلبی حنفی حدیقۃ الصفاء فی الدی المطغی: حافظ محمد مرتضی بلگرامی۔ قرۃ العین فی ایمان الابوین از شیخ ابن احمد حلبیؒ۔

السیف المسئول فی القطع بنجاۃ ابوی الرسول: قاضی موصل شیخ احمد فائر

سعادۃ الدارین بنجاۃ الابوین: مفتی مکۃ المکرمہ شیخ محمد علی بن حسین مالکی: عربی کے علاوہ اردو میں بھی عاشقانِ رسول ﷺ نے آپ کے والدین کریمین کو نثر کی صورت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا چند کتب کے نام درج ذیل ہیں۔ مثلاً

۱)۔ الکلام المقبول فی طہارت نسب الرسول ﷺ۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونیؒ۔

۲)۔ اصل الاصول فی ایمان آباء الرسول: شیخ الحدیث مولانا فیض احمد اویسی۔

۳)۔ الدرر الکامنہ فی ایمان سیدہ آمنہ شیخ الحدیث مولانا فیض احمد اویسی

۴)۔ فضائل سیدہ آمنہ طاہرہ مفتی محمد امین فیصل آبادی

علاوہ ازیں پشتو، سندھی، بلوچی، ہندی زبان میں بھی اس موضوع پر اہل حق نے قلم اٹھایا اور حق ادا کر دیا۔ پروردگار عالم جل جلالہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مجھے غلطی قلم سے محفوظ رکھے اور اپنے پیارے محبوب طالب و مطلوب آقائے نامدار مدنی تاجدار، تاجدار عرب و عجم فخر آدم و بنی آدم امام الانبیاء محبوب خدا شافعِ روز جزا احمد مجتبیٰ جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

(احقر العباد غالب حسین اکبر عفی اللہ عنہ)

عظمت ابوین کریمین تاریخ کے تناظر میں

سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ:

یہ حضرت عبدالمطلب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔انکی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنتِ عمرو تھا۔اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔حضرت یوسفؑ کی طرح اپنی پاکدامنی کی حفاظت رکھی۔اپنی جوانی کو بے داغ رکھا مکہ کی انتہائی خوبصورت دوشیزہ جس کا نام قتیلہ تھا اس نے آپ کا دامن پکڑا اور گناہ کی دعوت دی مگر سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا دامن اسکے ہاتھ سے چھڑالیا۔

(طبقات الکبری ،بن سعد)

تاریخ میں آتا ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ گذر رہے تھے کہ ایک جگہ انتہائی خوبصورت عورت ،بہت پڑھی لکھی ، مالدار نام جس کا فاطمہ تھا وہ سامنے آکر کہنے لگی تم میرے پاس آؤ میں تمہیں سو اونٹ دوں گی آپ نے فرمایا حرام فعل سے مجھے موت زیادہ محبوب ہے۔شریف آدمی اپنی عزت اور اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے

(السیرۃ النبویہ)

یہ دین ابراہیمی پر تھے جو وراثت میں ملا تھا۔ایک دن اپنے والدِ گرامی کے ساتھ جارہے تھے کہ راستے میں قبیلہ بنو اسد کی ایک خوبصورت لڑکی ملی اس نے حضرت عبداللہ کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے پوچھا عبداللہ کہاں جارہے ہو؟ آپ نے جواب دیا اپنے والد کے ساتھ جارہا ہوں یہ جہاں لے جائیں گے وہاں جاؤں گا یہ سن کر وہ کہنے لگی کہ تم قربانی کے اونٹ ہو کہ جو چاہے نکیل پکڑ کر اپنے ساتھ لے جائے؟ (السیرۃ النبویہ جلد اول صفحہ 177)

آپ نے فرمایا یہ کوئی عام آدمی نہیں میرے والد گرامی ہیں انکی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا نہ میری جرات ہے کہ ایسا کام کروں جس کے نتیجے میں یہ مجھے خود سے الگ کر دیں کیونکہ میں ان سے جدائی برداشت نہیں کر سکتا یعنی مجھے اپنے باپ سے بہت محبت ہے ہر وقت انکی اطاعت کا جذبہ مجھ پر حاوی رہتا ہے۔ یہ خود نبوت کے امین تھے کیونکر پاکیزہ نہ ہوتے؟ یہ تمام عادات و اخلاق اعلیٰ و پاکیزہ نسبت کی وجہ سے تھیں۔

وصال:۔ شادی کے بعد نور محمدی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ کے ہاں منتقل ہوا اپنے والد گرامی کی ہدایت پر ایک تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے واپسی پر راستے میں بیمار ہو گئے جب مدینہ پہنچے تو بیماری شدید ہو گئی وہاں آپکے ننھیال تھے ٹھہر گئے تقریباً ایک ماہ قیام کیا مگر جانبر نہ ہو سکے انکا وصال ہو گیا 570ء تھی۔

بے مثال ماں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

ماں کا نام لیتے ہی دنیا کی سب سے پیاری ہستی ذہن میں آتی ہے۔ بچہ کی خوراک ماں کے جسم سے بنتی ہے۔ ماں بچے کی ذرا سی تکلیف برداشت نہیں کرتی۔ انسان ماں کی ایک رات کی مشقت کا بدلہ زندگی بھر نہیں چکا سکتا اس لیے خدا، رسول کے بعد ماں کا رتبہ ہے۔ وہ ماں کتنی عظمت والی ہوگی جس کا بیٹا محبوبِ خدا ﷺ ہے۔ اس ماں کی خوش نصیبی پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کی ولادت کے لیے سیدہ آمنہؓ کا انتخاب کر کے انکی شان کو دونوں جہان میں بلند کر دیا۔ سیدہ آمنہؓ کا سلسلۂ نسب چند واسطوں سے جناب کلاب رضی اللہ عنہ

سے جاملتا ہے۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اعلیٰ تھے، سیدہ آمنہؓ کے بارے میں متفق ہیں کہ آپ قریش کی عورتوں میں حسب، نسب اور فضیلت کے اعتبار سے سب سے ممتاز تھیں۔ (السیرۃ النبویہ)

اسی طرح علامہ زرقانی نے لکھا کہ سیدہ آمنہؓ نسب کے اعتبار سے باپ کی طرف سے اور حسب کے اعتبار سے ماں کی طرف سے قریش کی تمام عورتوں پر فائق تھیں۔ (شرح مواہب الدینہ)

حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ نے لکھا کہ سیدہ آمنہؓ اپنے قبیلے میں یا سیدۃ النساء کے لقب سے پکاری جاتی تھی (البدایہ والنھایہ) مشہور مؤرخ ابن جریر طبریؒ لکھتے ہیں وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوان دنوں اپنی عمر اور شرف وفضیلت دونوں کے اعتبار سے قبیلہ بنی زھرہ کے سردار تھے اپنی دختر (آمنہؓ) کا نکاح عبداللہؓ سے کر دیا۔ حضرت سیدہ آمنہؓ اپنے زمانے کی قریش عورتوں میں سب سے زیادہ صاحبِ فضیلت تھیں (تاریخ المرسل والملوک) ام المصطفیٰ سیدہ آمنہؓ کی شادی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی قبیلہ کے دستور کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ نے تین دن سسرال گذارے پھر مکہ کے زقاق المولد محلے میں آباد ہوئے یہ مکان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیا۔ جلد ہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا۔

بعد میں سیدہ آمنہؓ چھ سال تک زندہ رہیں یہ عرصہ بے مثال صبر و استقلال سے بسر کیا۔ اس وقت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطنِ اطہر میں تھے۔ سیدہ آمنہؓ کو پراسرار روحانی بشارتیں ہونے لگیں، ملائکہ کا نزول شروع ہو

گیا۔ ام المصطفیٰ سیدہ آمنہؓ فرماتی ہیں :۔ ایک فرشتہ میرے پاس ایسی حالت میں آیا کہ نہ تو مکمل طور پر میں سو رہی تھی اور نہ ہی جاگ رہی تھی اس نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تم ماں بننے والی ہو؟ میں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں اس نے کہا تم نے ایسے شخص کو حمل میں لیا ہے جو امت کا سردار اور نبی ہوگا پھر جب ولادت کا وقت قریب آیا تو وہ فرشتہ آیا کہنے لگا کہ یہ دعا مانگتی رہو کہ میں اللہ سے اس بچے کے لیے پناہ چاہتی ہوں جو واحد اور صمد ہے کہ وہ اسے ہر حاسد کے شر سے محفوظ رکھے۔

سیدہ آمنہؓ فرماتی ہیں میں اسی طرح دعا مانگا کرتی تھی (طبقات) ام المصطفیٰ سیدہ آمنہؓ فرماتی ہیں جناب عبداللہ کی امانت میرے پیٹ میں ہے کہ باہر نکلتی ہوں تو بادل مجھ پر سایہ کرتے ہیں اگر پتھر میرے پاؤں کے نیچے آتا ہے تو موم کی طرح نرم ہو جاتا ہے۔ درخت جھک جھک کر سلامی دیتے ہیں۔ کنویں پر پانی لینے کے لیے گئی ڈول ڈالا نہیں پانی خود بخود کناروں تک آجاتا ہے۔ ہر طرف سے مرحبا مرحبا کی آوازیں آتی تھیں۔ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں جب ولادت شریف کا وقت قریب آیا میں اپنے مکان میں اکیلی تھی حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ میں نے ایک خوفناک دھماکہ کی آواز سنی جیسے کوئی دیوار گری ہو میں ڈر گئی اسکے بعد میں نے دیکھا کہ سفید رنگ کا پرندہ اترا اور اس نے اپنے بازو سے میرے دل کی جگہ کو چھوا فوراً میرا خوف دور ہو گیا اور میرا درد بھی جاتا رہا۔ پھر میں نے ایک برتن میں سفید رنگ کا مشروب دیکھا وہ میں نے پی لیا بعد ازیں ایک نور دیکھا جو بلند تھا پھر لمبے قد والی عورتیں دیکھی جیسے کھجور کے درخت ہوتے ہیں۔ ایسے معلوم ہوا جیسے عبد مناف کی بیٹیاں ہیں یہ عورتیں میری چاروں طرف جمع ہو

گئیں ان میں ایک نے کہا میں فرعون کی بیوی آسیہؓ ہوں دوسری نے کہا میں عمران کی بیٹی مریمؑ ہوں اور ہمارے ساتھ جو دوسری عورتیں ہیں وہ جنت کی حوریں ہیں پھر وہ خوفناک آواز آنے لگی جو شروع میں آئی تھی پھر تکلیف کا وقت آیا اسی وقت میں نے ریشمی کپڑا جو کہ سفید رنگ کا تھا دیکھا میں نے ایک آواز سنی جس وقت یہ (آپ ﷺ) پیدا ہوں تو تم انہیں لوگوں کی نظروں سے چھپا لو پھر ام المصطفیٰ سیدہ آمنہؓ فرماتی ہیں میں کچھ مردوں (فرشتوں) کو دیکھا جن کے ہاتھوں میں پانی کی نقرئی چھاگلیں تھیں اور وہ ہوا میں کھڑے ہوئے تھے۔ام المصطفی فرماتی ہیں کہ اسکے بعد کیا دیکھتی ہوں کہ پرندوں کا ایک غول آیا وہ اتنا قریب آیا کہ انہوں نے میرے مکان کو ڈھانپ لیا انکی چونچیں زمرد کی اور بازو یاقوت کے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے سے پردے اٹھا دیئے۔زمین کے مشرق اور مغرب میرے سامنے آگئے۔پھر میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے گڑے ہوئے ہیں ایک جھنڈا مشرق کی طرف دوسرا جھنڈا مغرب کی طرف اور تیسرا جھنڈا کعبہ پر نصب تھا پھر دردِ زہ ہوا پھر حضور اکرم ﷺ دنیا پر تشریف لائے اسکے بعد مجھ پر کشفی حالت طاری ہوگئی میں نے دیکھا کہ میرے لختِ جگر ﷺ کا سر انور سجدہ میں ہے انگشتِ ہائے شہادت کو آسمان کی طرف عاجزہ سے اٹھایا ہوا ہے پھر دیکھا سفید رنگ کا بادل آسمان سے آیا اور اس نے میرے بیٹے ﷺ کو چھپا لیا آپ مجھ سے غائب ہو گئے کوئی کہہ رہا ہے جو میں نے سنا کہ اس رسول ﷺ کو زمین مشرق و مغرب کی سیر کراؤ پھر وہ سفید ابر آپ ﷺ سے ہٹ گیا۔خطیب بغدادی نے لکھا کہ پھر آواز دینے والے نے کہا اے آدمؑ کا اخلاق، حضرت شیثؑ کی معرفت حضرت نوحؑ کی شجاعت، حضرت ابراہیمؑ کی خلت

، حضرت اسماعیلؑ کی زبان، حضرت اسحاقؑ کی رضا، حضرت صالحؑ کی فصاحت،
حضرت لوطؑ کی حکمت، حضرت یعقوبؑ کی بشارت، حضرت موسیٰ کی قوت،
حضرت ایوبؑ کا صبر، حضرت یونسؑ کی فرمانبرداری، حضرت یوشع بن نونؑ کا جذبۂ
جہاد حضرت داؤد کا لحن، حضرت دانیالؑ کی محبت، حضرت الیاس کا وقار، حضرت
یوسفؑ کی عصمت اور حضرت عیسیٰؑ کا زہد اس محبوب ﷺ میں یکجا کرو۔

(مواہب لدینہ خصائص الکبریٰ)

سیدہ آمنہؓ فرماتی ہیں:

کہ مجھے کسی (فرشتے) کی آواز آئی کہ تم ایسی ہستی کی امین بنی ہو جو
(امت) کا سردار جب یہ پیدا ہوگا تو اس کے ساتھ ایسا نور نکلے گا جس سے شام
میں بصرہ کے محل روشن ہو جائیں گے جس وقت یہ بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام محمد ﷺ
رکھنا (خصائص لکبریٰ) جب ہم انبیاء کرام اسمائے گرامی کو تاریخ کے تناظر میں
دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے حضرت یحیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یعقوبؑ کے نام
بھی اللہ پاک نے تجویز فرمائے تھے مگر اپنے محبوب کا نام بھی بے مثال جس کا معنی یہ
کہ ایسی ہستی جس کی بار بار تعریف کی جائے ایک روایت کے مطابق آپ کا سر سجدہ
میں تھا اور امت کی بخشش کے لیے دعا مانگ رہے۔ قدرتی طور پر سرمہ لگا ہوا تھا اور
مختون پیدا ہوئے اس وقت آپکے دادا جناب عبدالمطلبؓ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے
تھے کہ کسی نے بشارت دی اور اس نام کی اطلاع دی انہوں نے خانہ کعبہ میں اسی نام
پاک کا اعلان کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق سیدہ آمنہ نے ایک ماہ تک دودھ پلایا
پھر سعادت مند دایہ حلیمہ سعدیہ کے سپرد کرتے وقت ام المصطفی ﷺ نے فرمایا

اے دایہ اس بچے کی طرف سے مطمئن رہو اسکی بڑی شان ہوگی اور یہ دعا دی کہ میں اپنے بچے کو خدائے ذوالجلال کی پناہ میں دیتی ہوں ۔ اس شر سے جو پہاڑوں میں پلتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اونٹ پر سوار دیکھوں اور دیکھ لوں کہ وہ غلاموں اور درماندہ لوگوں کے ساتھ نیک سلوک اور احسان کرنیوالا ہے ۔

(رحمۃ اللعالمین)

تقریباً چار سال جب عمر مبارک ہوئی تو سیدہ آمنہؓ سرکار دو عالم ﷺ کو اپنے گھر لائیں پھر اپنے ام ایمنؓ ساتھ تھیں اپنے شوہر سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کے لیے مدینہ گئیں ایک ماہ قیام کیا حضور پاک ﷺ ساتھ تھے گویا زبان سے کہہ رہی ہیں اے عبداللہ آج دیکھئے رب تعالیٰ کتنا پیارا بیٹا تجھے دیا ہے پھر مکہ روانہ ہوئیں ، سر میں درد ہوا یہ مختصر سا قافلہ ابھی مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا کہ بیماری میں اضافہ ہوا کمزوری بڑھتی گئی حضور پاک ﷺ کی ظاہری عمر مبارک چھ سال تھی اپنی والدہ کے پاس پرنم آنکھوں کھڑے تھے وہ عظیم خاتون جس نے دنیا کی سب سے بڑی ہستی کو جنم دیا تھا اپنے رب کے پاس چلی گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ جہاں وفات ہوئی اس جگہ کا نام الابوآء ہے اس دور کے ایک مصنف نے لکھا ہے کہ ابوا شریف کا علاقہ 12 کلومیٹر لمبا اور 3 کلومیٹر چوڑا ہے بعض جگہیں کشادہ اور بعض جگہیں تنگ ہیں شمال کی جانب سے اسے پہاڑ نے گھیر رکھا ہے اور جنوب کی سمت سے سیاہ ٹیلے اسے گھیرے ہوئے ہیں جن کی لمبائی تقریباً پانچ سو کلومیٹر ہے اسکے اوپر ایک بہت بڑا حوض ہے جس میں بارش کا پانی جمع رہتا ہے باغبانی اور ذرات کے لیے اگر بارش کا پانی کافی نہ ہو تو پھر ٹیوب ویل کے ذریعے

آبپاشی کی جاتی ہے اس مقصد کے لیے 150 ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں ابواء میں کھجوریں، باجرہ، جوار، ٹماٹر، بینگن، کدوشریف، تربوز اور خربوزے وغیرہ پیدا ہو تے ہیں، گائیں، مرغیاں اور بکریاں بہت زیادہ ہیں۔ لوگ باز کے ذریعے پرندوں کا شکار کرتے ہیں ابواء کی آبادی پانچ ہزار نفوس پر مشتمل ہے لوگوں کی گزر اوقات کھیتی باڑی اور مویشی پالنے پر ہے ابوا داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ کی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی پر حضرت سیدہ آمنہ ؓ کی قبر مبارک ہے جو دور سے نظر آتی ہے اسکے چاروں طرف تین فٹ بلند پتھر رکھے ہوئے ہیں پہاڑ کے اوپر اور نیچے اسکے قریب و جوار میں کوئی دوسری قبر نہیں (ام رسول اج)

لیکن معتبر ذرائع سے معلوم ہے کہ موجودہ نجدی حکومت نے جہاں اور بے شمار قبور مبارکہ مسمار کی ہیں ساتھ ساتھ چند سال پہلے یہ خبر گردش کرنے لگی کہ سرکار دو عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر پاک کو مسمار کر دیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ ۔ اللہ پاک اس بے مثال ماں پہ کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے آمین۔ سید المرسلین ﷺ کی والدہ ماجدہ ؓ کی عقیدت و محبت کی رمق جسے مل گئی وہ سمجھے اس پر خدا اور اسکا حبیب راضی ہو گئے اور جو اعتراض کرے وہ سمجھے کہ اس پر بدبختی سوار ہو گئی جو اسے جہنم میں لے جائے گی۔

سیدنا عبداللہ ؓ اور سیدہ آمنہ ؓ کے ہاں ولادت پاک

آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ہی چرچے تھے، چنانچہ آپ ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تجارت کے لیے ملک یمن جاتے ہیں اور یہود کے حبر کے مہمان بنتے ہیں وہ آپ سے کہتا ہے مِمَّنِ الرَّجُلُ ۔ آپ کا تعلق کس

قبیلہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا من قریش ۔حبر پوچھتا ہے کہ مِنْ ایھم کہ کونسے قریشی ہو؟

آپؐ مِنْ بنی ھاشم میں ہاشم کی اولاد سے ہوں وہ کہنے لگا مجھے اَتاذَنُ لِیْ اَنْ انظُرُ اِلیٰ بعضِک مجھے اجازت دو کہ میں تمہارے جسم کا کوئی حصہ دیکھوں ۔آپؐ نے فرمایا وہ حصے دیکھ لو جس کا چھپانا ضروری نہیں حبر نے آپؐ کا مخز (نتھنا) کھول کر دیکھا پھر دوسرا دیکھتا ہے تو پکار اٹھتا ہے۔اشھد ان فی احدیٰ یعدیک ملکاً و فِی الاخریٰ نبُوَّۃ ۔ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں پوری دنیا کی بادشاہت ہے اور دوسرے ہاتھ میں نبوت ہے پھر حیران ہو کر پوچھتا ہے۔اِنَّا نجدُ ذٰلک فی بنی زھرۃ فکیف ذاک۔ ترجمہ: ہمارے علم کے مطابق تو یہ کمال بنی زھرہ کو حاصل تھے تمہارے پاس کیسے چلے گئے تم تو ہاشمی ہو۔

حضرت عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں لاادری مجھے معلوم نہیں وہ پھر سوال کرتا ہے ھل لک من شاعہ ۔تیری کوئی شاعہ ہے آپؐ نے فرمایاوَمَا الشاعہ ۔ شاعہ کیا ہے حبر کہتا ہے الزوجۃ ۔بیوی۔آپ نے فرمایااَمَّا الیوم فَلاَ۔آج تک تو نہیں حبر آپ سے کہتا ہے فَاِذَا رَجَعْتَ فتزَوَّجَ مِنھُمْ پس جب تو لوٹ کر جائے تو بنی زھدہ سے شادی کرنا جناب حضرت عبدالمطلب نے قبیلہ بنی زھدہ میں ھالہ بنت وھیب جو کہ سیدہ آمنہؓ کی چچا زاد بہن تھیں ان سے شادی کی پھر آپ کے بے مثال بیٹے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ آمنہؓ سے ہوئی جن کے پاک بطن سے محبوبِ خدا ﷺ کی ولادت ہوئی تو قریش کہا کرتے تھے فَلِجَ عبد

الله علی ابیه ۔عبداللہ اپنے باپ پہ غالب آ گئے ۔ (تاریخ الخمیس)

اسی طرح ایک اور ایمان افروز واقعہ پیش آیا۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے والدِ گرامی کی پھوپھی سودہ بنت زھرہ بن کلاب جو کاہنہ تھیں ایک دن بنی زھرہ سے کہنے لگیں اِنَّ فیکم نذیرۃ اَوتلد نذیراً فاعرضوا عَلَیَّ بناتکم ۔ ترجمہ: بے شک تم میں ایک ایسی عورت ہے جو ڈر سنانے والی ہے یا اسکے بطن سے ایسا بچہ پیدا ہوگا جو ڈر سنائے گا پس تم لوگ اپنی بیٹیاں میرے سامنے لاؤ تاکہ میں پہچان سکوں کہ وہ لڑکی کون سی ہے؟ جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سامنے لائی جاتی تو سورہ بے ساختہ بول اٹھیں ھذہ النذیرۃ اوستلِدُ نذیرا لہ شان و برھان منیر ۔ترجمہ۔یہی وہ لڑکی ہے جو اقوام عالم کو ڈر سنانے والی ہے یا یہ ایسا بچہ جنے گی جو ڈرانے والا اعلیٰ شان کا مالک ہوگا اپنی نبوت اور رسالت پر روشن دلائل ساتھ ساتھ لیے ہوگا۔ (الطبقات الکبریٰ)

نکاح آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف رغبت کی ایک اور وجہ

ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شکار کے لیے باہر تشریف لے گئے یہود کے نوے احبار اچانک زہر آلود تلواریں لئے آپ کو شہید کرنے کے لیے ظاہر ہوئے اس وقت سرکار دو عالم ﷺ کے نانا جان وہب بن عبد مناف بھی شکارگاہ میں موجود تھے جب انہوں نے دیکھا کہ یہودیوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا ہے اور وہ اکیلے ہیں جناب وہب بن عبد مناف حضرت عبداللہؓ کی مدد کے لیے آگے بڑھے فرماتے ہیں میں نے اچانک دیکھا کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس دنیا کے مردوں جیسے نہ تھے گھوڑوں پر سوار تھے ان یہودیوں پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ

ان کو بھگا دیا اسکے بعد ان کے دل میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رغبت پیدا ہوگئی اور واپس لوٹ کر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرف انکے بیٹے کیلئے پیغام نکاح بھیجا جس کو قبول کرلیا گیا۔ (سیرۃ حلبیہ) اتنی عظمت کے مالک نعوذ باللہ کافر یا مشرک ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ آپؐ موحد، مومن اور جنتی ہیں۔

بعض لوگوں کا وسوسہ:

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے کفر کے قائل تھے اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ محققین کی تحقیق کے مطابق فقہ اکبر ابو حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہے پھر بھی فقہ اکبر کے مختلف نسخے ہیں جن سے یہ عقیدہ ثابت نہیں بلکہ اس وقت جو نسخہ میرے سامنے ہے اسکے صفحہ نمبر **15** پر یہ درج ہے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ماتا علی الفطرۃ** کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا وصال مبارک (دین اسلام) پر ہوا ہے۔ امام اعظمؒ تو سراپا ادب و نیاز تھے یہ بے ادبی کیسے کر سکتے ہیں۔

امام طحطاوی حنفی:

وَمَا فی الفقہ من انَّ و الدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا عَلَی الکفر فَمُرُ سَوس" علی الامام و یدُلُّ علیہ اَنَّ النسُخَ المعتمدۃ لَیسَ فِیھَا شَیُ" من ذالک

ترجمہ:۔ فقہ اکبر میں جو بات آئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کفر پر مرے یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر تہمت ہے اور فقہ اکبر کے متعدد نسخے شاہد ہیں کہ ان میں ایسی عبارت موجود نہیں۔

امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ:

وَمَا نُقِلَ عَنِ ابی حنیفۃ انہ قال فی الفقہ الاکبر انھمٰا ما تا علی الکفر مردود بان النسخ المعتمدۃ من الفقہ الاکبر لیس فیھا شیءُ من ذالک. (الفتاویٰ الحنفیہ)

ترجمہ امام ابو حنیفہؒ کے حوالے سے جو نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے فقد اکبر میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے والدین کفر پر مرے یہ مردود ہے کیونکہ فقہ اکبر کے معتمد نسخوں میں ایسی بات نہیں ہے۔

امام احمد بن مصطفیٰ جلی:

ان الناسِخ لما رایٰ تکر ر ما فی (ماما تا) ظن ان احد اھما زائدۃ فخز فھا خذانت نسختہ' الخاطئۃ ۔ترجمہ۔کاتب نے جب ماما تا میں ما کا تکرار دیکھا تو اس نے ایک زائد سمجھتے ہوئے حذف کر دیا اس وجہ سے غلط نسخہ شائع ہو گیا۔

علامہ زاہد الکوثری:

وانی بحمد اللہ راتُ لفظ (ماما تا) فی نسختینِ بدارِ الکتب المصریۃ قدیمین کما رایٰ بعض اَصُدِ قَا ئیِ لفظی (ماما تا) و علی الفطرۃ فی نسختین قدیمین بمکتبۃ شیخ الاسلام و علی القاری بنٰی شرحہ' علی النسخۃ الخاطئۃ وَ اسآ ء الادب سامحہ اللہ.

ترجمہ:۔ میں نے اللہ پاک کی توفیق سے مصری لائبریریوں میں فقہ اکبر

کے دو پرانے نسخے دیکھے جن میں ماماتا کے الفاظ موجود ہیں جیسا کہ میرے بعض دوستوں نے مکتبہ شیخ الاسلام میں ایسے نسخے دیکھے جن میں ماماتا اور علی الفطرۃ کے الفاظ موجود تھے ملا علیؒ قاری نے غلط نسخہ پر بنیاد رکھی اور بے ادبی کے مرتکب ہوئے اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمائے۔

امام ابن حجر مکیؒ:

فمعناہ انهما ما تافى زمن الكفر و هٰذا لا يقتنى انصافهما به .

ترجمہ:۔ پس اسکا معنی یہ ہوگا کہ وہ دونوں زمانہ کفر میں فوت ہوئے اور اس سے ان کا کافر ہونا کہاں لازم آتا ہے۔ اب پتہ چل گیا کہ امت کے علماء معتقدمین و متاخرین کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ آپ کے والدین کریمین پکے موحد، مومن جنتی تھے، اس صدی میں وہ رسوائے زمانہ لوگ آپ کے والدین کے بارے میں کفر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا فتوے دیتے ہیں یہ اس وقت کے بد بخت اور شریر خارجی لوگ ہیں اللہ پاک ان کے شر سے حضور پاک ﷺ کی امت کو محفوظ رکھے، اور حرمین شریفین زاداللہ شرفھما سے انکا قبضہ ختم کروائے اور عاشقانِ مصطفیٰ کے سپرد فرمائے (آمین)۔

عظمتِ سیدنا عبداللہؓ پر انوکھی گواہی

21 جنوری 1978ء کے اخبارات جن میں روزنامہ نوائے وقت پاکستان اور مشرق ہیں دیگر کافی اخبارات اور کتب اہلسنت میں یہ واقعہ پڑھا گیا کہ حکومت سعودی عرب مسجد نبوی شریف کی توسیع کا پروگرام بنایا اور تاجدارِ ختم نبوت ﷺ کے والدِ گرامی حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جسم مبارک کو مع چھ دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جنت البقیع میں منتقل کیا تو آپ کا جسم مبارک بالکل صحیح سلامت تھا کسی قسم کی کوئی تبدیلی واقع نہیں۔ غالب حسین اکبر مزید عرض کرتا ہے کہ اس وقت کے عظیم فقہیہ اور مفتی محمد امین آف فیصل آباد لکھتے ہیں کہ میری ملاقات مدینہ منورہ میں ٹھیکیدار عبداللطیف سے ہوئی جو جسم مبارک کے منتقل کرتے وقت زیارت کرنے والوں میں سے تھے ٹھیکیدار صاحب نے فرمایا ہم نے کچھ فاصلہ سے دیکھا کہ کفن مبارک بالکل بے داغ تھا اور ایسی فضا مہکی کہ بیان نہیں ہوسکتی۔

یہ تو آپ ﷺ کے والدِ گرامی تھے حضور ﷺ کے سچے غلام جو ہیں انکے جسم اور کفن سلامت رہتے ہیں۔ صاحب دلائل الخیرت کی قبر مبارک 77 سال بعد کس وجہ سے منتقل ہوئی تو جسم سلامت تھا۔ ضلع گوجرانوالہ کے قصبہ گکھڑ منڈی کے نواحی گاؤں فتح گڑھ میں سلطان العارفین سلطان باہوؒ کے ایک غلام حافظ غلام حیدرؒ کی قبر تقریباً 55 سال بعد تعمیر کے سلسلہ میں کھلی تو جسم مبارک دستار مبارک بالکل صحیح سلامت تھے۔ ضلع گجرات کی معروف روحانی شخصیت پیر سچیارؒ کا جسم مبارک 400 چار سو سال کے بعد ظاہر ہوا اس وقت میں (غالب حسین اکبر)

جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ میں زیرِ تعلیم تھا میں نے خود زیارت کی جسم 400 سو سال کے بعد بھی سلامت تھا۔ ہمارے گجرات شہر کی عظیم روحانی ہستی جن کی روح پرفتوح جمعۃ المبارک کی سنتیں ادا کرتے ہوئے پرواز ہوئی عالم ربانی پیر سید ولایت علی شاہؒ کے لخت جگر گجرات کی معروف روحانی شخصیت پیر سید ولی حسین شاہ المعروف بلھے شاہ صاحب گجراتی کے والد گرامی شیخ الحدیث حاجی پیر احمد شاہ صاحبؒ المعروف حاجی صاحب کی قبر مبارک کسی وجہ سے کھولی گئی تو جو بزرگ وہاں موجود تھے دیکھا کہ انکے چہرے مبارک پر ہلکا ہلکا پسینہ خوشبودار تھا اور کفن اور گلاب کی پتیاں بھی سلامت تھی۔ جب حضور پاک ﷺ کے غلاموں کی یہ شان ہے تو آپ کے والدین کا کیا مقام ہوگا۔

محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

عقائد ونکات

عن معاذ الجهنی قال قال رسول الله ﷺ من قرأ القرآن وعمل بمافیه البس والداہ تاجا یوم القیمۃ ضوئہ احسن من ضوء الشمس (مشکوۃ شریف)

ترجمہ:۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا اسکے ماں باپ کو بروز قیامت ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کے نور سے بھی زیادہ ہوگا۔ اندازہ لگائیں کہ اگر قرآن پاک پر عمل کرنے والے کو اتنا اعزاز ماں باپ کو اتنا مقام ملے گا تو جو صاحب قرآن ہیں جن کی وجہ سے قرآن ملا انکے والدین کریمین کو کیا کیا انعامات ملیں گے۔۔۔؟

(2) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقائے رحمت نے انکے رومال سے ہاتھ مبارک صاف کیے تھے جب یہ رومال میلا ہوتا تو تنور میں ڈال دیتے وہ جلتا نہ تھا۔ بلکہ صاف ہوجاتا تھا (سیرت رسول عربی)

سنی مسلمان غور کیجئے جس کپڑے کے ساتھ سرور عالمیان رحمت اللعالمین کے ہاتھ مبارک لگ جائیں اسے آگ نہ جلائے تو جسم شکم اطہر میں سرکار خود جلوہ گر رہے ہوں اسے آگ کیسے جلائے گی؟

(3) جب یوسفؑ کے بھائی دوبارہ گئے کہ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دو ہم میں

سے جسکو چاہو رکھ لو آپ نے چہرے نقاب اٹھایا فرمایا تم نے تو کنواں میں پھینکا تھا میرے رب نے تخت پہ بٹھایا وہ شرمندہ ہوئے آپ نے والدِ گرامی سیدنا یعقوبؑ کا پوچھا تو وہ کہنے لگے آپ کی جدائی میں روتے روتے انکی بینائی چلی گئی آپ نے اپنا کرتہ مبارک دیا فرمایا۔ اذهبو بقميصى هذا فالقوه ' على وجه آبى يات بصيراً (پ 13)

ترجمہ:۔ فرمایا میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور میرے باپ کے چہرے پہ ڈال دینا بینائی واپس آجائے گی۔۔ یہاں سے تبرک کا نفع اور نبی کے علم غیب ثابت ہو رہا ہے مگر ہم اپنا موقف ثابت کرتے ہیں کہ جو کپڑا یوسف علیہ السلام کے جسم کے ساتھ لگ جائے اسکی برکت سے بینائی واپس لوٹ آئے تو امام الانبیاء کے جسم سے جو چیز لگ جائے اسکا کیا حال ہوگا۔ اب تیرا ایمان بولے کہ جسم کے شکم اطہر میں خود کئی ماہ حبیبِ خدا جلوہ گر ہوں اس کی ہستی کی شان کیا ہوگی۔؟

(4) امام فخر الدین رازیؒ نے لکھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک قبرستان سے ہوا تو دیکھا قبر والا عذاب میں گرفتار ہے بعد میں دیکھا وہ جنت کی سیر کر رہا ہے تو پوچھنے پہ اللہ پاک نے فرمایا یہ گنہگار تھا مگر جب یہ فوت ہوا تو بیوی اسکی حاملہ تھی اسکے بیٹا پیدا ہوا آج بڑا ہو کر مکتب میں گیا اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جسکی اولاد مجھے رحیم رحمٰن کہے اسے عذاب دیتے مجھے حیا آتی ہے۔۔۔۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جس کا بچہ بسم اللہ پڑھے تو یہ انعام ملے تو جسکے بیٹے نے سارے جہان کو بسم اللہ پڑھا دی اسکے والدین کو کیا انعام ملے گا؟

(5) علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ نے تفسیر روح البیان میں لکھا کہ وہ مچھلی جس کے پیٹ میں سیدنا یونس چند دن رہے وہ جنت میں جائے گی۔ آج لوگ سرکار آقا کریم ﷺ کے ماں باپ کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں میں پوچھتا ہوں اس مچھلی نے کتنی نمازیں پڑھیں، کتنے روزہ رکھے مگر جنت کی حقدار بن گئی تو ماں پاک کے پیٹ میں امام الانبیاء نہ رہیں تین دن، یا دس دن یا چالیس دن نہیں بلکہ کئی ماہ وہ ماں جنت میں کیوں نہ جائے گی۔

(6) وہ امہات المومنین جو آپ کے نکاح میں آئیں اللہ پاک انہیں فرمائے یٰنسآء النبی لستن کاحدٍ من النساءِ اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ انہیں یہ مقام ملا کہ اب ہمیشہ کے لیے کوئی آدمی ان سے نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم و ازواجہ امھتم ۔ترجمہ۔ نبی ﷺ اہل ایمان سے انکی جانوں سے زیادہ حقدار ہیں۔

انکی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ نبی ﷺ کی بیوی کو یہ عظمت آپ کے عقد مبارک کی وجہ سے ملی۔ بیوی کو قرآن پاک میں لباس فرمایا گیا ھن لباس لکم و انتم لباس لھن (پ۲)۔

لباس باہر سے آتا ہے پھر جسم سے ملتا ہے مگر ماں کے پیٹ سے اولاد کا ظہور ہوتا ہے۔ کسی آدمی کیلئے اس کی ماں کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے یا بیوی کا؟ ماں جو پہلے ملی ہو بعد میں جدائی ہو۔ ارے غور تو کرو جو بعد میں ملیں وہ تو بے مثال بن

جائیں۔ جو پہلے ملی ہو اسکی عظمت کیا ہو گی۔ میرے نبی کی ماں

میرے نبی کی ہر چیز اعلیٰ ہے

مرے نبی کا شہر تمام شہروں کا سردار

میرے نبی کو جو کتاب ملی وہ تمام کتابوں کی سردار

میرے نبی کا دین تمام دینوں کا سردار

میرے نبی کا نظام تمام نظاموں کا سردار

میرے نبی کی امت تمام امتوں کی سردار

میرے نبی کی عبادت تمام عبادات کی ساردار

میرے نبی کی شفاعت تمام شفاعتوں کی سردار

میرے نبی کی سواری تمام سواریوں کی سردار

میرے نبی کا قبلہ تمام قبلوں کا سردار

میرے نبی کا غار حرا تمام غاروں کا سردار

میرا نبی کا باپ تمام باپوں کا سردار

میرے نبی کی ماں وہ ہے جو تمام ماؤں کی سردار ہے۔ اللہ اکبر

الھم صلی علی محمد و الِ محمد

(7) ایک دن ظاہری زندگی مبارکہ کے آخری ایام میں فرمایا تمام لوگ مسجد میں جمع ہو جائیں لوگ حاضر ہوئے آپ نے فرمایا جس نے مجھ سے جو حق لیا ہو وہ لے لے۔ ایک شخص کھڑے ہوئے کہ میرے تین درہم ہیں آپ نے دے دیے

پھر کھڑے ہوئے عرض کرنے لگے مجھے آپ نے برہنہ پشت پر کوڑا مارا تھا میں بدلہ لینا چاہتا ہوں آپ نے پشت مبارک کو برہنہ سامنے کر دیا اور کوڑا سیدہ فاطمہؓ کے گھر سے منگوا کر دیا مگر مہر نبوت پر جب نظر پڑی تو بوسہ لے لیا کوڑا گر گیا عرض کیا میری مراد بدلہ لینا نہیں تھا بلکہ میں تو آپ کی مہر نبوت کی زیارت کرنا چاہتا تھا اور میرا جسم آپ کے پاک جسم سے لگ جائے کیونکہ آپ کا فرمان ہے۔

مَن مَسَّ جلدی لَنْ تمسه' النار (روضہ الشہداء)

صاحبان ذی شعور خیال فرمائیں کہ جو جسم آپ سے لگ جائے وہ تو جنت میں جائے گا مگر جو ماں اپنے پیٹ میں لیے انبیاء کی بشارتیں سنے اسکا عالم کیا ہوگا؟ وہ جنت میں نہ جائے یہ کیونکر ہوسکتا ہے؟

(8) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ نے لکھا کسی پیغمبر کی ماں کافرہ نہ ہوئی تو ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا کافر ہونا کیونکر ممکن ہوا؟

(9) آمنہ:۔ کا معنی اللہ کی امانت رکھنے والی یا دنیا کو امن دینے والی بی بی یا ایمان والی اب جو سیدہ آمنہ کو کافر کہے وہ ایسا ہے جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد کہہ کر انکی گستاخی کرے۔

(10) رب کا قرآن گواہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی والدہ بڑی عظمت والی ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام والدہ بھی بڑی شان والی ہیں۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت

عیسیٰؑ تو اپنی ماؤں کو جنت میں دیکھیں تو حضور پاک اپنی والدہ کو جہنم میں دیکھیں؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ حبیب خدا کی والدہ جہنم میں جائے۔

(11) سیدہ آمنہؓ نے حمل پاک کے دوران کئی معجزات دیکھے ہر ماہ ایک پیغمبر سیدہ آمنہ کو بشارت دیتے رہے انبیاء بشارت کافرہ یا مشرکہ کو نہیں بلکہ مومنہ اور موحدہ کو دیتے آتے رہے۔

(12) وہ خدا جس نے سارے انبیاء میں حبیب صرف ایک منتخب کیا۔ کتاب تو عظمت والی ہے۔ شہر بھی شان والا ہے، جبرائیل کو اس بارگاہ کا خادم بنائے مگر ماں مشرکہ یعنی پلید ہے؟ یہ ممکن نہیں لہٰذا قوی دلائل سے ثابت ہوا مصطفیٰ کریم کے والدین کریمین برحق مومن اور جنتی ہیں۔

(13) ابولہب کی بیٹی درہ جب ہجرت کر کے آئیں تو مدینہ منورہ میں کچھ عورتوں نے کہا یہ ابولہب کافر کی بیٹی ہے۔ جس کے بارے میں سورۃ لھب نازل ہوئی تھی یہ سن کر درہ نے دربار رسالت میں شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو مجھے میرے خاندان کے حوالے سے کیوں تکلیف دیتے ہو (ذخائر محمدیہ) صاحبانِ ذی شعور۔ قطعی کافر ابولہب کے حوالے سے آپ نے ناراضگی فرمائی تو جو آپ کے والدین کو کافر، یا مشرک کہے کیا اس پر آپ خوش ہوں گے؟

ان الذین یوذون الله و رسوله لعنهم الله فی الدنیا و الآخره
واعد لهم عذابا مهینا (پ 22)

ترجمہ:

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر
اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں لعنت فرمائی ہے۔

ابوین کریمین کی عظمت اور مسلک اہلسنت والجماعت حنفی بریلوی

اہلسنت کا پسندیدہ قول کیا ہے؟

اہل سنت جب بھی کوئی دلیل لاتے ہیں تو سب سے پہلے قرآن مجید کی آیت مبارکہ پھر حدیث مصطفیٰ بعد میں مستند مفسرین کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ آمنہؓ کے بارے میں اہلسنت کا پسندیدہ قول یہی ہے کہ یہ دو ہستیاں ناجی اور جنتی ہیں۔ ان سے کفر و شرک ثابت نہیں۔ امام سبکیؒ، امام غزالی اور امام شرف الدین منادی کا اس مسئلہ میں یہ قول ہے کہ انہیں دعوتِ دین نہیں پہنچی وہ ہرگز عذاب میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا یہ موقف ہے کہ یہ اہل فترت میں سے ہیں روزِ جزا ان کا امتحان بھی ہوگا اور حضورِ پاک ﷺ کی شفاعت و برکت سے اس امتحان میں کامیابی حاصل کریں گے۔ امام محبّ الدین طبری، امام ناصر الدین دمشقی، حافظ شمس الدین دمشقی، حافظ ابن حجر مکی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، امام سید احمد حموی، امام قرطبی، امام علامہ جلال الدین سیوطی رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا اس مسئلہ میں موقف یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے والدین زندہ ہو کر آپ ﷺ ایمان لائے وہ جنتی ہیں۔

سب سے پہلے قرآنی دلیل:

کچھ لوگ شیطانی روش اختیار کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں اور اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے ان پر کفر کا حکم لگاتے ہیں اور یہ آیت بطور دلیل پیش کرتے ہیں وَلا تسئل عن اصحب الجحیم (پ ا) کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میرے والدین کے ساتھ کیا ہوا؟ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ عارف باللہ

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ فَلَیْسَ بِمَرْضِی عِنْدِیْ وَلَیْسَ بِقَوِیْ:۔ میرے نزدیک نہ تو یہ پسندیدہ ہے اور نہ ہی یہ شانِ نزول قوی ہے (تفسیر مظہری) پھر عارف باللہ یوں رقمطراز ہیں

وقد صح عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال بعثت من خیر قرون بنی اٰدم قرنا فقرنا حتیٰ بعثت من القرن الذی کنت فیہ رواہ البخاری، وقال صلی اللہ علیہ وسلم ما افترق الناس فو قتین الا جعلنی اللہ فی خیر ھما فاخر جتُ مِنْ بَیْنِ اَبَوَیَّ وَلَمْ یُعِیْنِی شَیْء " مِنْ عَھْدِ الجَاھِلِیَّۃِ خُرجْتُ من نکاح لم اخرج من سِفَاحٍ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ حَتّٰی اِنتَھَیْتُ اِلٰی اَبِی و اُمِّی فَاَنَا خَیْرُ کُمْ نفساً وَ خیرُ کُم اَبًا (تفسیر مظہری)

ترجمہ:۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح الاسناد روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یکے بعد دیگرے بنی آدم کے بہترین و افضل قرن میں مبعوث کیا جاتا رہا یہاں تک

کہ میں اس موجودہ قرن میں پیدا ہوا آپ ﷺ نے فرمایا جب بھی لوگ دو گروہوں میں بٹے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گروہ میں رکھا یہاں تک کہ میں اپنے والدین کے ہاں پیدا ہوا زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز مجھ تک نہ پہنچی۔ میں حضرت آدمؑ سے لیکر اپنے والد ماجد اور والدہ محترمہ تک ہمیشہ نکاح کے ذریعے منتقل ہوتا رہا نہ کہ زنا کے ذریعے لھذا میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور آباؤ اجداد کے لحاظ سے بھی ...... عارف باللہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی یہ روایت بتلا رہی ہے کہ نبی مکرم ﷺ کے تمام آباؤ اجداد حضرت آدم تا حضرت عبد اللہ تمام امہات از حوا تا سیدہ پاک آمنہ صاحب ایمان تھے۔ اعلیٰ کردار، پاکیزہ صفات کے حامل تھے۔

دوسری حدیث: لَمْ اَزَلْ انقُلُ مِنْ اَصْلابِ الطَّاهِرين اِمیٰ اَرْحَامِ الطّاهِرَات (سیرت حلبی)

ترجمہ: میں ہمیشہ پاک باپوں کی پشتوں سے پاک ماؤں کی رحموں میں منتقل ہوتا رہا۔ پاک مومن ہوتا ہے۔ جبکہ قرآنی فیصلہ ہے مشرک ناپاک ہوتا ہے۔ اب آیت کا مطلب یہ ہوا جو کہ علامہ ابن کثیر نے لکھا۔

لَا نَسْلُکَ عَنْ کُفْرِ مَنْ کَفَرَبکَ۔ (تفسیر ابن کثیر)۔

دوسری آیت استدلال: وَتَقَلُّبَکَ فِي السّٰجِدِين.

اے محبوب رب قدوس آپ کو سجدہ کرنے میں گردش کرتے دیکھ رہا ہے

اس آیت کے تحت مفسر شہیر سید محمود آلوسی البغدادی نے لکھا ہے کہ ابو نعیم نے سیدنا

عبداللہ ابن عباسؓ سے تفسیر یہ کی کہ حضورﷺ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو جنم دیا اس معنی میں الساجدین سے مراد مومنین لیا جاتا ہے۔

وَاسْتُدِلَّ بِاٰيَةِ عَلٰى اِيْمَانِ اَبَوَيْهِ ﷺ كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ كثير مِنْ اَجِلَّةِ اهلِ السّنة واَنَا اَخشىٰ الكفر علىٰ مَنْ يَقُوْلُ عَنْهَا رضى الله تعالىٰ عنه۔ (تفسیر روح المعانی)

اس آیت سے نبی پاکﷺ کے والدین کے ایمان دار ہونے پر دلیل پکڑی گئی ہے جیسا کہ اہل سنت کے جلیل القدر علماء اکرام کا خیال ہے اور میں اس شخص کے کفر کا خوف رکھتا ہوں جو آپﷺ کے والدین کریمین کے بارے میں اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو۔

صاحب تفسیر جمل کا عقیدہ:

اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ اَیْ یَرٰکَ مُتَقَلِّبًا فِیْ اَصْلَابِ وَاَرْحَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ وَحَوَّآءَ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ وَاٰمِنَةَ جَمِیْعُ اُصُوْلِهٖ رِجَالًا وَنِسَآءً مُؤْمِنُوْنَ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت آدمؑ سے حضرت عبداللہ تک اور حضرت حواء سے حضرت آمنہ تک مومن مردوں کی صلبوں سے مومن عورتوں کے ارحام میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا دیکھتا رہا آپ کے تمام اصول آباؤ اجداد اور امہات مومن تھے۔

تیسری آیت سے استدلال: وَلَسَوْفَ یُعطِیْک ربک فترضیٰ:

اے حبیب تجھے اتنا دوں کہ تو راضی ہو جائے گا۔

آپ ﷺ اپنی امت سے تو یہ وعدہ کر رہے ہیں کہ میری امت کا آخری مومن جب تک جنت میں نہیں جاتا میں رب سے راضی نہیں ہوں گا تو کیا والدین کے دوزخ میں چلے جانے سے اور وہاں رہنے پہ راضی ہو جائیں گے؟ اللہ پاک بے ادبوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

آیات کے بعد ایمان والدین مصطفیٰ کریم ﷺ احادیث کی روشنی میں

عن عروۃ ابن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ سال ربہ اَنْ تُحیِ ابویہِ فاحیا ھمالہٗ فامنا بہٖ ثم اما تھما (زرقانی۔ حجۃ اللہ علی العالمین)

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رب کریم سے دعا کی۔ یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر۔ تو رب ذوالجلال نے اپنے حبیب ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا۔ دونوں کو زندہ کیا اور وہ دونوں اپنے بیٹے سید الانبیا ﷺ پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرام گاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔

یہ حدیث پاک اس پر قوی دلیل ہے کہ آپ کے والدین کریمین پکے جنتی ہیں۔

مفسر قرآن علامہ اسمٰعیل حقیؒ فرماتے ہیں

وَفِی الاشباہ والنظائر مَنْ مات علیٰ الکفر ابیح لعنہ' الا والدی رسول اللہ ﷺ لثبوت ان اللہ احیا ھما لہ' حتی امنا کذا فی مناقب الکردری (روح البیان)

ترجمہ: کتاب الاشباہ والنظائر میں ہے کہ جس کسی کو کفر پر موت آجائے اس کو لعنت کرنا جائز ہے مگر رسول مکرم ﷺ کے والدین پاک پہ (ہرگز لعنت جائز نہیں) کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کو دوبارہ زندہ کیا اور وہ اللہ و رسول پر ایمان لائے جیسے کہ مناقب کردری میں ہے۔

علامہ ابن حجر مکیؒ:

قال الشھاب ابن حجر فی مولدہ وفی شرح الھمزیۃ ان الحدیث غیر ضعیف بل صححہ' واحد من الحفاظ (حجۃ اللہ علی العلمین)

ترجمہ: امام شہاب الدین ابن حجرؒ نے فرمایا شرح ہمزیہ میں ہے کہ یہ حدیث پاک ضعیف نہیں بلکہ اس حدیث پاک کو بہت سارے حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

علامہ نبہانی رح:

ان اللہ احیا ھما لہٗ علیہ وسلم صلی اللہ حتیٰ امنابہ وھذا السبیل مال الیہ طائفۃ کثیرۃ من الائمۃ الحفاظ منھم الحافظ ابوبکر الخطیب البغدادی والحافظ ابوالقاسم ابن عساکر والحافظ ابوحفصِ بن شاھین والحاظ ابوالقاسم السھیلی والامام القرطبی والحافظ محب الدین الطبری والعلامہ ناصر الدین بن المنیر والحافظ فتح الدین بن سیر الناس . (زرقانی علی المواہب۔ حجۃ اللہ علی العلمین)

ترجمہ: اس بات میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز واکرام کیلئے آپ والدین کو زندہ کیا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے یہ حدیث بہت سارے اماموں اور حفاظ حدیث نے بیان کی۔ مثلاً

(۱) حافظ الحدیث ابوبکر خطیب بغدادی

(۲) حافظ الحدیث ابوالقاسم ابن عساکر۔

(۳) حافظ الحدیث ابوحفص بن شاہین

(۴) حافظ الحدیث ابوالقاسم سہیلی

(۵) امام قرطبی

(۶) حافظ الحدیث محبّ الدین طبری

(۷) علامہ ناصر الدین بن منیر

(۸) حافظ الحدیث فتح الدین بن سید الناس۔

امام علامہ قرطبیؒ:

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ محبوب خدا شافع روزِ جزاء کے فضائل مبارکہ بڑھتے ہی چلے گئے اور وصال شریف تک زیادہ سے زیادہ ہوتے گئے آپ کے والدین کا زندہ ہونا اسلام قبول کرنا بھی انہیں فضائل میں سے ہے۔ آپ کے والدین کریمین کا زندہ ہونا نہ تو عقلاً بعید ہے اور نہ شرعاً ناممکن ہے کیا قرآن پاک میں بنی اسرائیل کے مقتول کا دوبارہ زندہ ہونا اور اپنے قاتل کا پتہ بتانا ثابت نہیں ہے؟ کیا قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ کے مردوں کا زندہ کرنا ثابت نہیں ہے کیا ہمارے نبی پاک ﷺ نے اللہ پاک کے حکم سے مردہ زندہ نہیں ہے؟ جب یہ ثابت ہے تو کونسی چیز مانع ہے کہ سرکار ﷺ کے والدین کریمین کو زندہ نہ کیا جا سکے؟ یہ تو آپ کے اعزاز واکرام کے لیے ہے۔ (زرقانی علی المواہب۔ حجۃ اللہ علی العلمین)۔

والدین کریمین کے بارے میں اسلاف کے عقائد

سیدنا عمر بن عبد العزیز قدس سرہ

کے سامنے ایک کاتب نے کہہ دیا کہ اگر میرا باپ کافر تھا تو رسول اللہ

ﷺ کا باپ بھی۔۔۔۔تھا یہ سن کر فَغَضِبَ غَضَباً شَدِیدًا وَعَزَلَهٗ مِنَ الدِّیوانِ ۔(الدرج المنیفہ للسیوطی)

ترجمہ: یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز سخت غضب ناک ہوئے اور اس کاتب کو اس عہدے سے معزول کردیا۔

امام المتکلمین فخر الدین رازیؒ:

نے فرمایا انهما لَمْ یکونا مشرکین بل کَانَا علیٰ التوحید وملة ابراهیم علیه السلام۔(المقاصد السنیہ)

ترجمہ: آپ کے والدین کریمین مشرک نہیں تھے بلکہ وہ دونوں توحید پر اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے۔

علامہ سید محمود آلوسیؒ:

نے فرمایا واخشیٰ الکفر علی مَنْ یقولُ فیهما رضی الله عنهما (تفسیر روح المعانی)

جن علماء نے رحمت کائنات کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے متعلق اس کے خلاف کہا ہے مجھے تو ان کے متعلق خوف ہے کہ ان کا اپنا ایمان ضائع نہ

ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی)

حضرت شاہ عبدالحق دہلوی رحمہ کا عقیدہ:

واما متاخرین پس تحقیق کردہ اند اسلام والدین بلکہ تمام آباء وامہات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راتا آدم ہیں (اشعۃ اللمعات)

متاخرین علماء نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین مسلمان تھے بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت آدمؑ تک سب آبائے کرام اور امہات ذیشان کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔

نیز فرمایا: وحدیث احیائے والدین اگرچہ درمد ذات خود ضعیف است لیکن تصحیح وتحسین کردہ اند بتعدر طرق۔

(اشعۃ اللمعات)

ترجمہ: وہ حدیث جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے زندہ ہو کر اسلام وایمان قبول کرنے کا بیان ہے اگرچہ بذات خود ضعیف ہے لیکن اس کی سندیں اسقدر کثیر ہیں کہ یہ حدیث حسن بلکہ صحیح کے درجے تک پہنچ گئی ہے۔

نیز شیخ محقق علی الطلاق نے فرمایا:

وایں علم گویا مستور بوداز متقدمین پس کشف کرد

آنرا حق تعالیٰ بر متاخرین واللہ یختص مَنْ یَشآء بِمَا شآء من فَضلِہ

(اشعۃ اللمعات)

ترجمہ: یعنی یہ وہ علم ہے جو متقدمین پر پوشیدہ رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ متاخرین پر منکشف کر دیا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے جس انعام کے ساتھ چاہے اپنے فضل سے خاص کر لیتا ہے۔

سند الفقہاء علامہ ابن عابدینؒ کا فرمان:

الا تری اَنَّ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ' اللہ تعالیٰ بحیاۃ ابویہ لہ' حتیٰ آمَنَا بِہٖ کما فی حدیث صححہ' القرطبی وابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرھما (ردالمختار)

ترجمہ: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام کیلئے ان کے والدین کریمین کو زندہ کیا حتی کہ وہ دونوں اپنے لخت جگر پر ایمان لائے جیسا کہ اس حدیث پاک میں ہے جس کو علامہ قرطبی نے اور ابن ناصر الدین شافعیؒ نے اور دیگر آئمہؒ حدیث نے صحیح ثابت کیا ہے۔

برادران اسلام غور فرمائیں:

نماز میں تو دعا مانگیں کہ اللہ اس راستہ پر ثابت قدم رکھ جو انعام یافتہ بزرگوں کا راستہ ہے یہ پڑھ کر بھی سرکار ﷺ کے والدین کریمین کو کافر یا مشرک کہنا یہ یزید کافر کے پیروکار لوگ ہیں جو کہ امت مسلمہ میں کینسر کی حیثیت رکھتے ہیں اللہ پاک ان کے شر سے حضور ﷺ کی امت کا ایمان محفوظ رکھے اور آپ کی سچی محبت عطا فرمائے۔ خداوند قدوس تو اس شہر کی قسم اٹھا رہا ہے جس میں اس کے محبوب کی جلوہ گری ہو۔ لا اقسم بھذاالبلد وانت حل بھذا البلد ۔ تو جس صلب سے بطن اطہر میں تشریف لائیں اسکا مقام کیا ہوگا؟ بے ادب نجدی فکر کے لوگ ایک حدیث پاک کے ذریعے آپ کے والدین کریمین کا کفر ثابت کرتے ہیں یہ وضاحت یہاں ضروری سمجھتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

حدثنا ابوبکر ابن ابی شیبة وزھیر بن حرب قالانا محمد بن عبیدِ عن یزید بن کسانَ عن ابی حازم، عن ابی ھریرة . قال زارالنبی ﷺ قبرامه فبکیٰ وابکی من حوله فقال ﷺ اِستَاذنتُ ربی فی ان استغفر لھا فلم یُوْ ذن لی وَاستَاْذَنته' فی ان

ازورَ قبرھا فَاذِنَ لی فزورُ القبورَ فانھا تذکرُ الموت ۔

(مسلم شریف کتاب الجنائز)

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی والدہ محترمہ کی قبر پاک کی زیارت کیلئے گئے ۔ وہاں سرکار ﷺ رو پڑے اور جتنے لوگ آپ کے ارد گرد تھے ان کو رُلایا پھر اپنی والدہ محترمہ کے استغفار کیلئے اپنے رب سے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی پھر میں نے قبر پاک کی زیارت کیلئے دعا مانگی تو اجازت مل گئی پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو یہ موت کو یاد دلاتی ہیں ۔

صاحبان ذی شعور:

اس حدیث مبارکہ میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے سیدہ آمنہ سلام اللہ علیھا کا کفر ثابت ہو رہا ہو ۔ اگر کوئی کہے کہ استغفار کی جازت نہ ملنا کفر کی وجہ سے ہے تو میں کہوں گا کہ اگر ایسی بات ہے تو قبر کی زیارت کی بھی اجازت نہ ملتی کیونکہ کافر کی قبر پہ کھڑے ہونے سے اللہ پاک نے منع فرمایا ۔

وَلَا تقم علی قبرہ انھم کفروا با اللہ ورسولہٖ وَمَاتوا وھم فسقون (پ۱۰)

ترجمہ: اور نہ ان کی قبر پہ کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے خدا ورسول کا انکار کیا اور انہیں نافرمانی کی حالت میں موت آئی ۔

شرح حدیث بمع دلائل

حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا کہ حضور اکرم ﷺ کی والدہ کیلئے استغفار کی اجازت نہ ملنا یہ کفر کی وجہ سے نہیں اس کی مثال یہ کہ پہلے جو مسلمان مقروض مرتا آپ اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے کیونکہ آپ کے استغفار کا تقاضا یہ ہے اس کی فی الفور بخشش ہو جائے اور مقروض کی اس وقت تک مغفرت نہیں ہوتی جب تک اس کا قرضہ ادا نہ کردیا جائے اسی طرح آپ کی والدہ کو بھی برزخ میں جنت کی طرف سے روک لیا گیا تھا اس کی وجہ کفر کے علاوہ دوسرے امور تھے جس وجہ سے پہلے استغفار کی اجازت نہ ملی بعد میں آپ کو استغفار کی اجازت مل گئی (التعظیم والمنہ ص ۲۰۲۱)

علامہ محمود آلوسیؒ:

نے فرمایا وتقلبک فی السجدین۔ کی ایک تفسیر یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ ہمیشہ صاحب ایمان لوگوں کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے۔

حدثنی المثنیٰ قال ثنا ابو حذیفه قال ثنا ثبل عن ابن ابی نجیع عن مجاهد و اذقال ابراهیم رب اجعل هذاالبلد امنا واجنبی وبنی ان نعبدا لاصنام ، قال فاستجاب الله لابراهیم دعوته فی ولده

قال فلی یعبد احد من ولدہٖ منها بعد دعوتہٖ قال واستجاب اللہ له وجعل هٰذا البلد اٰمنا (جامع البیان)

ترجمہ: امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کی تفسیر کے متعلق روایت کی کہ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے متعلق ان کی دعا کو قبول فرمایا کہ ان کی اولاد میں کسی بھی شخص نے اس دعا کے بعد بت پرستی نہیں کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قبول فرما کر اس شہر کو امن والا شہر بنایا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ اولاد ابراہیمؑ میں سے ہیں اور آپ کے والدین کریمین پکے مومن اور جنتی ہوئے۔

حدثنا محمد بن سلیمان الهاشمی قال ثنا احمد بن محمد بن سعید المرمذی قال ثنا محمد بن عبداللہ حدثنی انس بن محمد قال ثنا موسیٰ بن عیسیٰ قال ثنا یزید بن ابی حکیم عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ لم یلتق ابوای فی سفاح لم یذل اللہ عزوجل ینقلنی من اصلاب طیبةٍ الی ارحامٍ طاهرة صافیا مهذبا لا تشعب شعبان الا کنت فی خیرهما (دلائل النبوۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے والدین کبھی زنا پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ مجھے پاکیزہ پشتوں

سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا جو صاف اور مہذب تھے اور جب بھی دوشاخیں ملی تو میں ان میں سے افضل اور بہتر شاخ میں تھا۔

حدثنا قتبة بن سعید حدثنا یعقوب بن عبدالرحمن عن عمرو عن سعید عن ابی ھریرہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ'۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر زمانے میں حضرت آدمؑ کی اولاد کے بہترین لوگوں میں مبعوث کیا گیا ہوں حتیٰ کہ اس زمانے کے بہترین لوگوں میں سے جس میں میں ہوں۔

اس حدیث پاک میں عظمت والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمتیں اظہر من الشمّس ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عبدالمطلب اور سیدہ آمنہؓ پاک اپنے وقت کے بہترین اعلیٰ وارفع نیک شخصیات تھے اب جو انہیں مشرک یا کافر کہے وہ حدیث کا ماننے والا ہے یا منکر؟ اب خود ہی مسلمان فیصلہ کریں جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلوا کر سرکار کے ماں باپ کو مشرک کہیں وہ قدر منافقت کرتے ہیں اللہ پاک انہیں حدیث کی تفہیم عطا فرمائے۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وما افترق الناس فرقتینی الا جعلنی الله فی خیر ھما

فاخرجت من بين ابوين فلم يعبنى شئي من عهذا الجاهلية و خرجت من نكاحِ ولم اخرج من سفاحِ من لدن آدم حتى انتهيت انى ابى و امى فانا خير كم نفسا وخير كم ابا. (دلائل النبوہ)

اس کا ترجمہ پہلے عقائد میں گزر گیا ہے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

برادران اسلام! غور فرمایئے اور ایمان کو تازگی بخشیے۔

قرآنی دلیل:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھتا ہے۔

اس آیت مبارکہ سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نبوت و رسالت کے لیے سب سے اعلیٰ انتخاب فرماتا ہے اسی لیے اس نے کبھی کسی رزیل کو رسالت نذر کی، کفر و شرک سے رزیل چیز کیا ہو سکتی ہے کہ اس میں نور رسالت رکھے کیونکہ کفار تو نجس موجب لعنت ہیں۔

ایک دن ام المومنین محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر خوف کا غلبہ تھا آپ رو رہی تھیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے عرض کیا کہ آپ کا کیا خیال کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی ایک چنگاری کو اپنے محبوب کا جوڑ بنایا ہے؟ یہ سن کر سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا۔ فَرَجْتَ عَنِّيْ فرج اللهُ عَنْکَ.

ترجمہ: اے ابن عباس تو نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تیرا غم دور کرے۔

ایک اور حدیث میں ہے آپ نے فرمایا۔ انَّ اللہ ابی لی ان زواج الامِنْ اھل الجنۃ ۔ ترجمہ: اللہ نے سوائے جنتی عورتوں کے میرے نکاح میں عورت دینے سے انکار کر دیا یعنی میری بیوی جنتی ہی ہو سکتی ہے۔ (رواہ ابن عساکر)

تو جب ذات مصطفیٰ ﷺ کیلئے اللہ تعالیٰ ایسی بیوی کو پسند نہیں کیا جو جنتی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ یہ کیسے گوارا فرما سکتا ہے کہ نور رسالت کو کفر کی جگہ رکھے؟ تو جس سینے میں رسالت کی امانت کو رکھنا تھا وہ جسم کفار کے خون سے بنے؟ تھوڑا سا دودھ بھی اگر آپ نے رکھنا ہو تو اس کیلئے گندا برتن منتخب نہیں کرتے واللہ تعالیٰ نے نور رسالت کیلئے کس طرح نجس ارحام وبطون کو پسند کر لیا؟

قرآنی دلیل:

وَلَعَبدُ مُؤمن خیر من مُشْرِک

ترجمہ: اور البتہ غلام ایمان والا مشرک سے بہتر ہے۔

ہر زمانے میں حدیث رسول ﷺ کے مطابق روئے زمین پر کم از کم سات مسلمانوں کا ہونا ثابت ہے۔

آپ: ماخلت الارض من سبعۃ یرفع اللہ بھم عن اھل الارض (حضرت نوحؑ کے بعد) کبھی بھی زمین سات بندگان خدا ان سے خالی نہیں رہی انہیں کے طفیل اللہ تعالیٰ زمین والوں سے عذاب دور کرتا ہے۔

(عبدالرزاق، ابن منذر)۔

باب مدینۃ العلم مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ الفاظ بھی مروی ہے۔

فَلَوْ لَا ذالک هلکت الارض ومن علیها .

اک چاند ہوتا تو زمین اور اہل زمین ہلاک ہوجاتے۔

قرآن اور حدیث سے سمجھ آرہی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ امہات ہر دور میں مقبولان خدا ان میں سے ہوئے ہیں کیونکہ کافر کتنا ہی بلند نسب والا ہو مسلمان غلام سے بہتر نہیں ہوسکتا جبکہ آپ بہترین لوگوں میں تشریف لائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی قرن الذی کنت فیه (بخاری شریف)

ترجمہ: میں ہر دور کے بہترین لوگوں میں بھیجا گیا ہوں یہاں تک کہ میرے پیدا ہونے کا دور آگیا۔

قرآنی دلیل:

حضرت نوحؑ کے بیٹے کنعان کے بارے میں فرمایا گیا۔ انه' لیس مِنْ لیس مِنْ اهلک انه' عَمَلُ غیر صالح (پ۱۲ سورہ ہود)

ترجمہ: یہ تیرے اہل اہل سے نہیں ہے کیونکہ یہ اچھے کام نہیں کرتا۔

یہ آیت مبارکہ بتلا رہی کہ مسلم و کافر کا نسب منقطع ہے ایک دوسرے کے

وارث بھی نہیں اب حدیث رسول ﷺ پڑھیے۔ نَحنُ بنو النضیر بن کنانا لا منتفی من ابینا. (ابوداؤد شریف)

ترجمہ: ہم نضیر بن کنانہ کے بیٹے اور ہمارا نسب بیان فرمایا ایک اور دلیل پڑھیے۔ ایک غزوہ کے موقع پر حضرت سعد کی جانثاری دیکھ کر حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ ارم یا سعد فداک ابی و امی. (بخاری شریف)

ترجمہ: اے سعد تیر پھینک میرے ماں، باپ تجھ پر قربان۔

اگر آپ کوئی اعلیٰ کارنامہ سرانجام دے رہے ہوں تو کوئی خوش ہو کر یہ کہے تجھ پہ گدھا یا کتا قربان؟ یہ آپ کیلئے اعزاز ہے یا توہین؟ تو مشرک کتے اور گدھے سے بھی زیادہ گندے اور نجس ہیں اللہ پاک فرماتا ہے۔ انما المشر کون نجس، اولئک کاالانعام بل ھم اضل ۔ اگر ابوین کریمین جنتی نہ ہوتے تو صحابہ کہہ دیتے یہ اعزاز ہے؟ ذرا غور تو فرمائیں کیا یہی ایمان افروز حدیث لکھنے لگا ہوں۔ آپ ﷺ: مَنْ انتسب الیٰ تسعة اباء کفار یرید بھم عزا و کرامة کَانَ عاشِر ھم فی النار. (بخاری شریف)

ترجمہ: جو شخص عزو کرامت چاہتا ہوا اپنے آپ کو نویں پشت کے کافر باپ کی طرف بھی منسوب کرے کہ میں فلاں بن فلاں ہوں ایسا شخص خود ان کا دسواں جہنمی ہوگا۔

صحابہ کرامؓ نے سواری کی لگام تھامی ہوئی ہے سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ قَدمَاھا۔ میری سواری آگے جانے دو اور فخر یہ فرما رہے ہیں۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

آپ ﷺ نے فرمایا۔ اَنَا خیر کم نسبا وخیر کم ابا ء

میں نسب اور باپ کے لحاظ سے ہر دور میں تم سے بہتر رہا ہوں۔

والدین کریمین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں شواء اسلام کا منظوم

ہدیہ عقیدت

دربار رسالت کے ثناء خوان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ:

اَوْ مِنْ بنی زھرۃِ الاخیاء قد علمو

اَوْ مِنْ بنی جمع البیض لمناجد

ترجمہ: کاش میں بنوزہرہ میں سے ہوتا جو چنے ہوئے نیک لوگ مشہور ہیں یا میری بنو جمع کے شریف بہادروں میں ہوتا۔

ام المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کا ذکر یوں کرتے ہیں

تاالله ماحملت انثیٰ وَلَا وضعَتُ

مثل الرسول نبی الامۃِ الھادِیُ

ترجمہ: خدا کی قسم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کسی عورت کے پیٹ میں کسی بچے نے ایسی پرورش نہیں پائی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کسی عورت نے کوئی بچہ جنا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کے نبی اور ہادی ہیں۔

آپ کی نورانیت کا یوں ذکر کرتے ہیں۔

یَابِکر آمنة المبارک بکُرھا　　　ولدته' مصنةَ سبعدِ الاسعدِ

نور ااضآ ء علیٰ البریۃ کلھا　　　مَنْ یھد للنور المبارک یھتدی

ترجمہ:۱) اے آمنہؓ کے فرزندار جمند انکا یہ بیٹا کیسا بابرکت ہے۔

پاکدامنی کی حالت میں کتنی خوش بخت گھڑی میں جنم دیا

۲) ایسا نور جنا جو ساری مخلوق کے لیے روشن ہوا تھا

جو بھی اس بابرکت نور سے راستہ لے گا وہ ہدایت یافتہ ہوگا

امام شرف الدین بومیریؒ:

سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کے حوالے سے یوں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

فَھِیئاً لِامنَۃَ العضل　　　الذی شَرُفت بنی حواء

ترجمہ: پس مبارک ہو آمنہؓ کیلئے وہ فضیلت جس کا شرف جناب حوا کو بھی ہوا۔

۲) مَنْ لِحوآء انّھا حَمَلتُ احمَدَاوُ انھا بی نفساء

ترجمہ: کون ہے جو حضرت حوا کو مبارک دے کہ وہ اپنے بطن میں احمد ﷺ کو اٹھائے ہوئے ہے یا جنم کا شرف حاصل کرلیا ہے۔

۳) یرمَ نالَت بوضعهِ ابُنه وهب. مِنْ فخارِ مالم تنلّه' النسآء

ترجمہ: وہ مبارک دن جس میں وھب کی بیٹی (آمنہ) نے جنم دیکر وہ فخر حاصل کرلیا جو دوسری عورتوں کو نصیب نہیں ہوا۔

۴) وَاَتَت قومها بافضل مِمّا . حَمَلَتْ قبل مریمُ العذر آء.

ترجمہ: سیدہ آمنہؓ پاک اپنی قوم کے پاس وہ ہستی لیکر آئی جو اس ہستی سے افضل ہے جو سیدہ کنواری مریم اپنی قوم کے پاس اٹھا کر لائی تھی۔

امام یوسف نبہانیؒ:

مَاتَتْ ام النبی وَھُوا ابن ست

وابوہ ، وبیته الاخشآء

ترجمہ: حضرت آمنہؓ جب فوت ہوئیں تو آپ ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی۔ جب والد ماجد کا وصال ہوا تو ماں (پاک) کے پیٹ مبارک میں تھے۔

۲) ثم احیا ھما القدیر فخازا. شرف الدین مبذا الاحیآء

ترجمہ: پھر قدرت والے نے ان دونوں (عبداللہ و آمنہ) کو زندہ کیا وہ دونوں مشرف باسلام ہو گئے کیا شان کا مالک ہے زندہ کیا جانا۔

۳) وَهُما ناجیان من غیر شکٍ. فترة او حیاة ، او صنغآء

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں وہ دونوں (عبداللہ و آمنہ) جنتی ہیں صاحب فترت یا زندہ ہونے کے باعث یا اس لیے کہ وہ موحد تھے۔

۴) لَیُسَ یَرُتابُ فِی نَجا تِهِما. اِلّاَ رقیع فی الدین اور قعآء

ترجمہ: ان دونوں (عبداللہ و آمنہ) کی بخشش میں وہی شک کرتا ہے جو مرد و عورت عقیدے میں بیکار ہوتے ہیں۔

۴) کیف ترجی النجاة للناس مِمنُ

ماا تیٰ والدین منه النجآءُ

ترجمہ: وہ لوگ بخشش کی کیا امید رکھتے ہیں جو دین کے سرچشمے سے بے خبر ہیں۔

أیَرونَ الدعاء ما کان منه . لما اودعا ، وخاب الدعاء

ترجمہ: کیا وہ دیکھتے نہیں کہ آپ ﷺ نے ان کیلئے دعا کی کیا یہ ممکن ہے کہ آپ دعا فرمائیں اور اللہ پاک آپ ﷺ کی دعا قبول نہ کرے۔

پروفیسر فیض الرسول فیضان کا ہدیہ عقیدت

قاسم رشد و ہدایت ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

پیکر و صفا ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

باپ ہیں اللہ کے بندے ماں امانتدار ہیں

متقین و حق نما ہیں والدین مصطفیٰ

پشت بھی پاکیزہ تھی اور رحم بھی پاکیزہ تر

حامل نور خدا ہیں والدین مصطفیٰ

ان کے ایمان پر کرے جو شک وہ خود مومن نہیں

مومنین و پارسا ہیں والدین مصطفیٰ

کوئی مانے یا نہ مانے پر مرا ایمان ہے

اہل زہد و اتقا ہیں والدین مصطفیٰ

کم نہیں ختم الرسل کی والدینی کا شرف

فخر کرنے میں بجا ہیں والدین مصطفیٰ

دہر میں یوں تو کروڑوں اور بھی ماں باپ ہیں

والدین مصطفیٰ ہیں والدین مصطفیٰ

میرے اسلاف اور میری آئندہ نسلوں کیلئے

ہر قدم پہ رہنما ہیں والدین مصطفیٰ

ان کا رتبہ ان کے بیٹے مصطفیٰ سے پوچھیے

کب ہمیں معلوم کیا ہیں والدین مصطفیٰ

میں نے لکھی ہے بہ امید شفاعت منقبت

مجھ گدا کا حوصلہ ہیں والدین مصطفیٰ

ان کے ہاں فیضان کھولی مصطفیٰ نے چشم نور

راستی کا سلسلہ ہیں والدین مصطفیٰ

پروفیسر فیض الرسول فیضان گوجرانوالہ

ام خیر لوری سیدہ آمنہ

مادرِ مصطفیٰ سیدہ آمنہ

جان صدوصفا، سیدہ آمنہ

روح شرم وحیاء سیدہ آمنہ

مونث کی بناء سیدہ آمنہ

بالیقین مومنہ سیدہ آمنہ

آپ کے ہاں لیا شاہِ دین نے جنم

نور کا آئینہ سیدہ آمنہ

گود میں انکے تشریف لائے نبی

خیر کا سلسلہ سیدہ آمنہ

ہائے، کیا ہوگی محبوب کی کیفیت

جب ہوئی تھی جدا سیدہ آمنہ

ان کی خاطر ہوئی چشم سرکار نم

سوز کا ارتقاء سیدہ آمنہ

جو ضمانت ہے ایقان وایمان کا

آپ کی ہے ولد سیدہ آمنہ

ہے یہ سارا ہی نور وظہور آپ کا

مصدرِ زیست یا سیدہ آمنہ

آپ کی بات کی جائے یہ سوچ کر

کس کی ہیں والدہ سیدہ آمنہ

کیسے فیضان توصیف ان کی کروں

سوچ سے ہیں ورا سیدہ آمنہ

قاسم محبت اہل بیت اطہار علامہ صائم چشتیؒ فیصل آبادی کا

ہدیہ عقیدت

واہ رتبہ تیرا سیدہ آمنہ

نور ہے آپ کا سیدہ آمنہ

کب کسی کے مقدر میں ہے وہ ہوا

آپ کو جو ملا سیدہ آمنہ

ساری توحید ہے تیری آغوش میں

مومنہ، مسلمہ سیدہ آمنہ

کسی کو ایمان ہے ان سے بڑھ کر ملا

گھر ہیں ایمان کا سیدہ آمنہ

آپ مالک ہیں کوثر کی، فردوس کی

نور حق کی ضیا سیدہ آمنہ

سارے نبیوں کا سلطان و سردار ہے

آپ کا لاڈلا سیدہ آمنہ

آپ ملکہ ہیں جنت کی فردوس کی

آپ پر ہم فدا سیدہ آمنہ

سب فرشتوں کی جھکتی جبیں ہے جہاں

وہ ہے حجرہ تیرا سیدہ آمنہ

ازازل تا ابد پاک ہی پاک ہے

سب گھرانہ تیرا سیدہ آمنہ

اپنے محتاج صائم پہ بہرِ خدا

ہو نگاہِ عطا سیدہ آمنہؓ

محترم محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری کا ہدیہ عقیدت

مجھ کو بھی ہے اعتراف عظمت اُم رسول

مجھ کو بھی بخشش خدا نے الفتِ ام رسول

آنکھ کھولی ہے حبیب حق نے ان کی گود میں

اس سے بڑھ کر اور کیا ہو حشمت ام رسول

ان کی ماں ہیں وہ جو ہیں سردار معصومین کے

اللہ اللہ شانِ معصومیت ام رسول

ان کے بیٹے کا مقام اب تک کوئی سمجھا نہیں

کوئی کیا سمجھے گا قدر و وقعت ام رسول

انقلاب وقت سے اس میں کمی آئی نہیں

ہے قلوب اہل حق میں عزت ام رسول

ظالموں نے کر دیا معدوم ابواء کا نشان

وہ فلک پایہ رحلت ام رسول

جو شفاعت خواہ ہیں شاہِ مدینہ کے وہ ہیں

آرزو مندِ نگاہ رحمت ام رسول

اب مٹا کر دیکھ لو اس کو بھی اے شایان وقت

وقت کے لب پر ہے ذکرِ عظمت ام رسول

ان کا بھی ان کے جگر پارہ کا بھی وصف ہوں میں

سرخ رو مجھ کو کرے گی نسبت ام رسول

ان کے بیٹے کی شفاعت میرا طارق ہے حق

میں نے بھی تحریر کی ہے مدحتِ ام رسول

سلام بحضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

حشر کا دن ہے اُن کی زیارت کا دن
ایسے روزِ قیامت پہ لاکھوں سلام

چہرۂ مصطفیٰ اصل میں قرآن ہے
عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام